نورافروز تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

مؤلف
مولانا محمد شاکر حسین مظاہری
بانی و مہتمم دار العلوم رشیدیہ بلال پاڑہ تعلقہ وسئی ضلع تھانہ مہاراشٹر

تقریظ
حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب
استاذ حدیث و صدر شعبۂ عربی ادب دار العلوم وقف دیوبند

تقریظ
حضرت مولانا نسیم اختر شاہ صاحب
استاذ دار العلوم وقف دیوبند

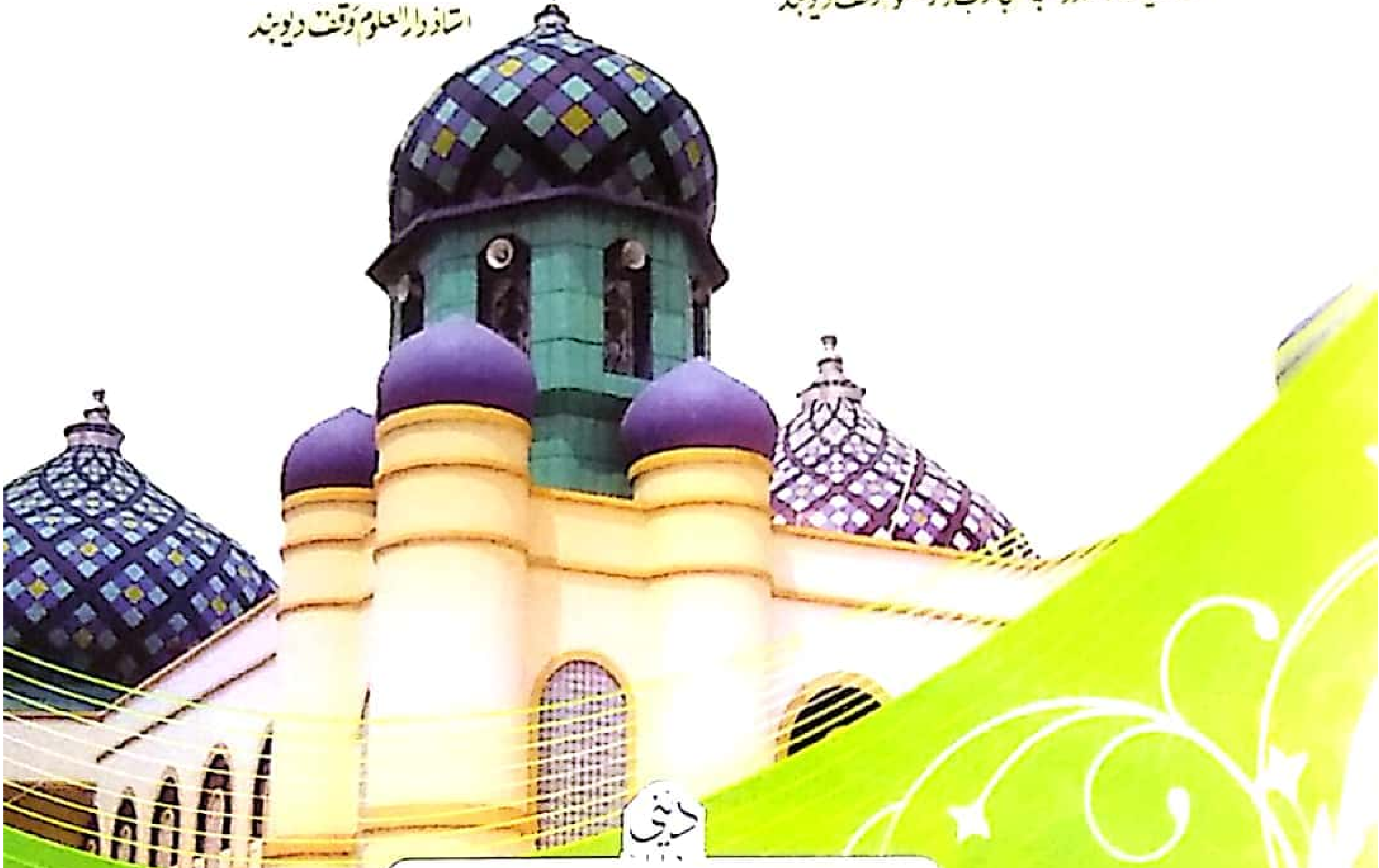

دینی
دینی کتاب گھر دیوبند

Scanned by CamScanner

نور افروز تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

تقریظ

حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب

استاذ حدیث و صدر شعبۂ عربی ادب دارالعلوم وقف دیوبند۔

تقریظ

حضرت مولانا نسیم اختر شاہ صاحب

استاذ دارالعلوم وقف دیوبند

مرتب

مولانا محمد شاکر حسین مظاہری

بانی و مہتمم دارالعلوم رشیدیہ بلال پاڑہ،

نالاسوپارہ (ایسٹ) تعلقہ وسئی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

دینی کتاب گھر دیوبند

Scanned by CamScanner

تفصیلات

نام کتاب : .... نور افروز تقریریں

تالیف : .... مولانا محمد شاکر حسین مظاہری

صفحات : ٦٠

کمپوزنگ : .... ہدیٰ کمپیوٹرس دیوبند (ندیم اقبال قاسمی)
09027322726

اشاعت : ٢٠١٤ء

تاجرانِ کتب اور دینی کتابیں تقسیم کرنے والے حضرات کو خصوصی رعایت دی جائے گی۔

رابطہ قائم کریں:

08171424481
09837610393

دینی کتاب گھر دیوبند
deenikitabghar2012@gmail.com

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۴
۲	تقریظ: حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب	۵
۳	تقریظ: حضرت مولانا نسیم اختر شاہ قیصر صاحب	۷
۴	عرضِ مؤلف	۹
۵	ایمان کی حقیقت	۱۱
۶	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک حیات کا اسوۂ حسنہ	۱۴
۷	سنت کی اہمیت	۱۷
۸	صحابہ کرام کی ایمانی قوت	۲۰
۹	صحابہ کرامؓ کی روشن سیرت اور ہماری زندگی	۲۵
۱۰	اسلام کا اقتصادی نظام اور دوسرے مذاہب کے نظریات	۳۱
۱۱	اسلام سے ٹکرانے والوں کا انجام	۳۵
۱۲	علماء حق کی جرأت و بے باکی	۴۲
۱۳	مسلمانوں کی زبوں حالی اور اس کا سبب	۴۶
۱۴	ہمارا ماضی اور مستقبل	۵۲
۱۵	اسلام میں پردے کی حقیقت	۵۷

Scanned by CamScanner

انتساب

ان والدین کے نام

اور

مدرسہ مدینۃ العلم نستہ (کٹیہار، بہار)

کے بانی ومہتمم

جناب ڈاکٹر سیّد شرف الدین صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کی دعاؤں اور مشفقانہ تربیت

کے نتیجے میں بندہ کو یہ توفیق ہوئی۔

Scanned by CamScanner

تقریظ

حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب مدظلہٗ

استاذ حدیث وصدر شعبۂ عربی ادب دارالعلوم وقف دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: ''ان من البیان لسحرا'' اور حقیقت ہے کہ اسلامی تاریخ میں خطابت کی بڑی اہمیت رہی ہے، اس کے ذریعہ سے دعوت وتبلیغ اور اصلاحِ معاشرہ میں بڑی تاثیری افادیت حاصل ہوتی رہی ہے، خواص اہل علم کے علاوہ عوام الناس میں بھی تقریر و بیان کی اہمیت اور حیثیت مسلّم رہی ہے۔

موجودہ زمانے میں جب تقریر کی بجائے تحریر اور صحافت کا زور ہے عام مسلمانوں کو دینی تعلیمات سے آشنا کرانے اور ان کے معاشرے میں رائج خرابیوں کو دور کرنے اور ان کی اصلاح کیلئے تقریر ہی مؤثر ذریعہ ہے، منبر ومحراب کے ذریعے سے یا دینی جلسوں اور اجتماعات کی صورت میں مسلمانوں کو قرآن وسنت کی ہدایتوں سے واقف کرانا، تعلیم وتدریس کی ضرورت پر متوجہ کرنا اور مشکلات و پریشانیوں کا حل پیش کرنا خطابات ہی کے ذریعہ ممکن ہو پاتا ہے۔

برصغیر ہندو پاکستان و بنگلہ دیش میں مسلمانوں کی دینی رہنمائی کا بہت بڑا ذریعہ مدارس اور مساجد ہیں، اس لیے حاملین علومِ دینیہ، مصلحین امت اور مبلّغین وائمہ

حضرات کو بھی تقریر وخطابت میں مشق اور مہارت کی ضرورت پڑتی ہے، یہ حضرات قرآن وحدیث اور سیرت وتاریخ کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں اور اپنی تقریروں کے ذریعہ عوام کو ان سے مستفید کرتے ہیں، اس لئے انھیں تقریر کیلئے الگ الگ موضوع اور عنوان کے تحت مختصر کتابوں اور مضامین کی بیحد ضرورت ہوتی ہے۔

اسی ضرورت کے تحت گذشتہ کئی دہائیوں سے باصلاحیت مقررین نے اور باکمال علمائے دین نے باضابطہ طور پر تقریروں پر مشتمل کتابیں تالیف کی ہیں، نوجوان فضلاء نے رسالے اور مجموعے ترتیب دیئے ہیں، جو طلبۂ مدارسِ دینیہ میں بیحد مقبول ہیں، مسجدوں کے ائمہ حضرات بھی ان کا مطالعہ کرتے ہیں، پڑھے لکھے عام مسلمان بھی ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

اسی سلسلہ کے ایک کڑی یہ مختصر کتاب بھی ہے جو ''نور افروز تقریریں'' کے عنوان سے فاضل مرتب نے بڑے سلیقے سے ترتیب دی ہے، اس کے موضوعات اور عنوانات سے کتاب کی اہمیت وافادیت واضح ہو جاتی ہے۔ راقم الحروف نے ان تقریروں کو سرسری طور پر پڑھا بھی ہے، اس لیے مصنف کی کاوشوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ ربّ العزت سے دعا گو ہے کہ اس کو مقبولیت عطا فرمائے، اور مؤلف کو مزید حوصلہ اور ہمت دے۔ آمین یاربّ العالمین

محمد اسلام قاسمی

استاذ حدیث وصدر شعبۂ عربی ادب

دار العلوم وقف دیوبند

Scanned by CamScanner

تقریظ

حضرت مولانا نسیم اختر شاہ قیصر صاحب مدظلہ

استاذ دار العلوم وقف دیوبند و بانی مرکز نوائے قلم دیوبند

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اپنے ماننے والوں کی ہر قدر پر وہ رہنمائی کرتا ہے، اسلام کو صرف ذکر و عبادات کا مذہب قرار دینا اس کے ساتھ زیادتی ہے، اس نے معاملاتِ دنیا اور زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ایسا نظامِ حیات بخشا جس کو اپنانے کے بعد کسی تشنگی کا احساس نہیں ہوتا۔ علمائے اسلام نے اسلامی تعلیمات کو پھیلانے اور ہر جگہ پہنچانے کے لیے دو ذریعے اختیار کیے۔
ایک تحریر جس کی بنیاد پر ہزاروں علمی دینی کتابیں منظر عام پر آئیں اور کروڑوں اور اربوں کی تعداد میں شائع ہو کر دنیا کے مختلف حصوں اور خطوں میں پہنچیں، دوسرا ذریعہ تقریر ہے جس میں داعیانِ وقت نے بڑے اہتمام کا معاملہ رکھا، بزرگانِ دین اور علمائے حق کے بیانات، مواعظ، تقاریر اور خطبات چھپ کر بھی منظر عام پر آرہے ہیں، اور ایسی کتابوں کی کافی بڑی تعداد بازار میں موجود ہے، برادرِ عزیز مولانا محمد شاکر حسین مظاہری نے بھی تقریر کی یہ کتاب ترتیب دی ہے جس میں انھوں نے بہت خوبصورت اور خاص اسلوب میں مختلف اسلامی اور دینی عنوانات پر تقاریر جمع کر دی ہیں، جن کا لب ولہجہ جداگانہ اور انداز دل پذیر ہے، خاص طور پر یہ کتاب مبتدی اور تقریر کے میدان میں قدم رکھنے والے طلبہ

کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے، جو اس راہ میں اپنی شناخت اور پہچان بنانا چاہتے ہیں۔ عزیزم سلمہٗ اپنی بات کہنے میں کامیاب ہیں اور ایک مقرر کے لیے جس زبان، جس لہجے اور جس انداز کی ضرورت ہوتی ہے اس کو اختیار کرنے میں انہوں نے پختگی کا ثبوت دیا ہے۔

بارگاہِ ربّ العزت میں عزیزم سلمہٗ کی اس کوشش کی قبولیت کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جہان میں بھی اس کا نفع عام فرمائے اور اس عالم میں بھی ان کے لیے یہ ثواب اور اجر کا سبب بنے۔

نسیم اختر شاہ قیصر
۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ
مطابق ۲۵ فروری ۲۰۱۴ء

Scanned by CamScanner

عرضِ مؤلف

انسان کے مافی الضمیر کی ادائیگی کے دو طریقے ہیں، ایک تقریر اور دوسرا تحریر، بالفاظ دیگر خطابت اور صحافت، اوّل الذکر کے لیے قلمِ زبان درکار تو دوسرے کے لیے زبانِ قلم کی ضرورت۔ دونوں کی اہمیت اور ضرورت اپنی اپنی جگہ مسلّم، لیکن تقریر کو تحریر پر اس اعتبار سے فوقیت اور ترجیح حاصل ہے کہ یہ عوام الناس کے افادے اور استفادے کے لیے تحریر سے زیادہ مؤثر ہے۔ تقریر و خطابت کا سلسلہ کوئی نیا نہیں بلکہ درحقیقت یہ انبیائے کرام کی وراثت ہے، جیسا کہ قرآن کریم کے اس چھوٹے لیکن انتہائی بلیغ جملے سے سمجھ میں آتا ہے جو فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے دعوے کو رد کرنے اور عوام کو ان سے برگشتہ کرنے کے لیے کہا تھا کہ:

لَا یَکَادُ یُبِیْنُ (سورۃ الزخرف)

یعنی یہ تو قوتِ بیانیہ نہیں رکھتا۔ گویا اگر واقعی نبی ہوتا تو فصیح اللسان ہوتا، زبان میں سلاست ہوتی۔ (واضح رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں بچپن کے ایک واقعہ کی بنا پر کچھ لکنت تھی) پتہ چلا کہ نبی کو فصیح اللسان اور قادر الکلام ہونا چاہیے۔ اب چوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد دنیا میں کوئی نبی آنے والا نہیں، اس لیے کارِ پیغمبری یعنی دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری علمائے کرام پر عائد کردی گئی اور یہ بھی فرمادیا گیا کہ:

العلماء ورثۃ الأنبیاء (علماء انبیاء کے وارث ہیں)

چناں چہ وہ تمام اوصاف جو ایک نبی کے اندر ہوتے ہیں وہ ایک عالمِ دین کے اندر بھی ہونے چاہئیں، اور جیسا کہ معلوم ہوا کہ انھیں اوصاف میں سے ایک وصف ''خطابت'' ہے۔

بندہ جب مظاہر علوم سہارنپور میں زیر تعلیم تھا تو ضلعی انجمن کی ذمہ داری اسی ناکارہ کے کاندھوں پر تھی، اُسی دوران تقریر وخطابت سے کچھ دلچسپی بڑھی اور بجائے دوسری کتابوں سے یاد کرنے کے خود ہی کچھ مختصر اور کچھ قدرے تفصیلی تقریریں مرتب کیں۔ یہ آج سے تقریباً تیرہ سال پہلے کی بات ہے۔ میرے ذہن میں بھی نہیں تھا کہ وہ طالب علمانہ کاوش کبھی کتابی شکل میں منظر عام پر آسکیں گی، لیکن برادرانِ عزیز مولوی شمشیر علی اور مولوی ندیم اقبال نے اس پر اصرار کیا، جس کا نتیجہ آج آپ کے سامنے ہے۔ (فجزاہما اللہ خیر الجزاء)

نیز بندہ بہت احسان مند ہے حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب (استاذ حدیث وصدر شعبۂ عربی ادب دار العلوم وقف دیوبند) اور حضرت مولانا نسیم اختر شاہ قیصر صاحب (استاذ دار العلوم وقف و بانی مرکز نوائے قلم دیوبند) کا، کہ ان دونوں حضرات نے بندے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور اپنے شایانِ شان اجر عطا فرمائے۔ آمین

بندہ اس کتاب کے تمام قارئین کی خدمت میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتا ہے اور یہ درخواست بھی کرتا ہے کہ اس میں جو بھی خامی نظر آئے برائے کرم اسے طالب علمانہ غلطی پر محمول کرتے ہوئے چشم پوشی کا معاملہ فرمائیں اور بندے کی اصلاح کے لیے دعا بھی فرمائیں۔ فجزاکم اللہ خیر الجزاء

محمد شاکر حسین مظاہری
بانی ومہتمم دار العلوم رشیدیہ بلال پاڑہ،
نالاسوپارہ (ایسٹ) تعلقہ وسئی،
ضلع تھانہ (مہاراشٹر)
09860843037

Scanned by CamScanner

ایمان کی حقیقت

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی شمس الهدایۃ والیقین الذی نور العلمین بأنوار القرآن المبین وعلی آلہ الذین سلکوا طریق الاسلام والدین۔ اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰۷ صدق اللہ العظیم

صدر محترم وحضرات حکم واساتذہ کرام اور عزیز ساتھیو! اس تاریخی مسابقہ خطابت میں میری تقریر کا موضوع ہے کیا ہم حقیقی مسلمان ہیں موضوع بڑا اہم اور تلخ ہے لیکن یہ کہہ کر معذرت چاہوں گا کہ:

چمن میں تلخ نوائی مری گوارہ کر
کہ زہر بھی کرتا ہے کبھی کام تریاقی

سامعین کرام! آج سے تقریبا سوا چودہ سو برس پہلے جب آفتاب اسلام عالم کفر وجہالت کے افق پر نمودار ہوا تھا تو بالکل تنہا تھا اس کے اولین ماننے والے انتہائی پس ماندہ مفلوک الحال اور افلاس زدہ تھے، مذہب اسلام گردوپیش اور اپنے ماحول کے لئے ایک اجنبی اور عجیب چیز تھا لیکن محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں سوزی اور جگر کاوی نے اس خاک کو کندن بنایا اسلام اور دین حنیف کے ماننے والوں میں وہ اسپرٹ پیدا کردی کہ وہ حضرات ایمان ویقین کی بلندیوں پر پہنچ گئے ایمانی صلابت دینی حمیت، اور قرآنی تلاوت کی بدولت معزز اور باعث عزت وافتخار بن گئے، پھر ایک صدی بھی نہیں گزری کہ پوری دنیا ان حضرات [illegible] ہو گئی [illegible] درندے

مطیع ہو گئے، سمندروں نے ان کے لئے اپنی موجوں کے تیز دھاروں کو روک لیا پوری دنیا کی حکومت ان کے قدموں میں ڈھیر ہوگئی، وقت کے فرعون ان کے قدموں میں جھک گئے، پورے عالم میں مسلمانوں نے اپنی شوکت وعظمت، حشمت وسطوت کا سکہ عام کر دیا وجہ صرف اور صرف یہی تھی کہ وہ لوگ سچے مسلمان تھے کامل الایمان تھے، شیدائی رسول تھے، سنت رسول کے عاشق تھے، قرآنی تعلیمات سے دلوں کو گرم کرنے والے تھے حمیت اسلامی سے لبریز تلاوت قرآنی ان کی عادت اور ان کا نغمہ تھا۔

مری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

معزز سامعین! آج ہم بھی انہیں پیروان اسلام کے متبعین ہیں انہیں حامیان اسلام کے پیروکار ہیں انہیں عاشقان نبی کے نام لیوا ہیں، انہیں کی طرح سنت نبوی کے اتباع کا دم بھرنے والے ہیں لیکن کتنا فرق ہے ان اللہ والوں میں اور ہم میں کلمہ توحید جس طرح ان کا نغمہ تھا، ہمارا بھی کلمہ ہے، قرآن جس طرح ان کی رہنمائی اور ہدایت کی ضمانت دیتا تھا ہمارے لئے بھی دیتا ہے، اسلامی تعلیمات جس طرح ان کے لئے نجات دہندہ تھیں ہمارے لئے بھی ہیں، اسلامی احکامات جس طرح ان پر لاگو تھے ہمارے اوپر بھی ہیں، لیکن کیا وجہ ہے کہ فتح وظفر ہمارا مقدر نہیں، عزت وافتخار ہمیں میسر نہیں، سعادت وسرفرازی سے ہم ہمکنار نہیں، کل تک جو سب کچھ ہمارا تھا آج ہم سے کیوں دور ہو گیا۔

برادران اسلام! آج خود احتسابی کی ضرورت ہے خود کو جانچنے کی ضرورت ہے، اپنے نفس کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے، اپنے ماحول اور معاشرہ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، ہم نے جب اللہ کو خالق و مالک اور رازق تسلیم کر لیا تو کیا ہم نے غیر اللہ سے امید چھوڑ دی ہے؟ اسلام کا پیروکار ہونے کا ہمیں دعوی تو ہے لیکن سچ سچ بتاؤ کیا اسلام ہمارے دلوں میں حرارت ایمانی پیدا کرتا ہے؟ تلاوت قرآن کریم کے وقت کبھی ہمارے دلوں پر لرزہ طاری ہوتا ہے خشیت الٰہی اور خوف خدا سے کبھی ہمارے بدن پر کپکپی آتی ہے صدیق اکبر جیسی جانثاری ہم میں موجود ہے، فاروق اعظم جیسی ایمانی

Scanned by CamScanner

حلاوت ہمارے پاس ہے، عثمان غنی جیسی اسلامی حیا اور ایمانی سخاوت کے ہم پیکر ہیں، علی مرتضیٰ جیسی فقاہت وشجاعت ہمارے اندر ہے، کیا قرآن کریم کی کوئی آیت ہمیں رات رات بھر رولاتی ہے، فضیل بن عیاض کی طرح قرآن مقدس کی کوئی آیت ہماری زندگی کی کایا پلٹ دیتی ہے؟

نوجوانان اسلام! آج ہم دشمنوں سے مرعوب ہیں دشمنان اسلام اور معاندین حق ہم پر حاوی ہیں کل جولوگ ادبار وپستی، ذلت ورسوائی کی زندگی گزارر ہے تھے، آج ہم پر حکمراں ہیں وجہ صرف اور صرف یہی ہے ہماری زندگی قول وعمل کے تضاد کی ایک تکلیف دہ مثال بن چکی ہے، ہم دنیا کو جس چیز کی دعوت دینا چاہتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ہمیں خود اس کی صداقت میں شبہ ہے۔ ہم سارے عالم میں جن قوانین کولاگو کرنا چاہتے ہیں عملی طور پر انھیں اختیار کرنے میں اتنا ہی پس وپیش سے کام لیتے ہیں۔

تاریخ ہم سے کہتی ہے کہ ایثار وقربانی کی داستانیں تمہاری ہیں، تمہارا ماضی نہایت تابناک اور روشن ہے لیکن ہم خود اپنے ماضی کی اس روشنی سے دور ہوتے جارہے ہیں، بجھے ہوئے دل بے نور آنکھیں، چکرائے ہوئے دماغ لئے آخر ہم کدھر جارہے ہیں، حوادث وآفات کی مسلسل یلغار اغیار کی جرأت اپنوں کی بغاوت اور داخلی وخارجی شورشوں کی بہتات کے بوجھ تلے ہماری روح، ہمارا ضمیر مسلسل ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم حقیقی مسلمان ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

Scanned by CamScanner

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک حیات کا اسوۂ حسنہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صدق اللہ العظیم

آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمۃ للعالمیں بن کر

کہاں ممکن تمہاری نعت حضرت مختصر یہ ہے — دو عالم مل کے جو کچھ کہیں اس کے سوا تم ہو
رسالت کو شرف ہے ذات اقدس کے تعلق سے — نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاء تم ہو

حضرات سامعین کرام!

انسانیت ومحبت کے فلسفی آئے، اخلاق ونظریات کے بڑے بڑے معلم آئے، اور سب اپنے اپنے وقت کی ضرورت تھے لیکن جب یہ دنیا مادہ پرستی کے عروج پر آئی اور اخلاقی گراوٹ کی وجہ سے جہنم میں گرنے والی تھی اور عدالت، انسانیت، دیانت، عفت، عصمت، صلاح وتقوی، زہد ورع کا جنازہ نکل چکا تھا، شرافت وعزت کی کلیا مرجھا چکی تھیں، شرک وضلالت نفرت وظلمت عداوت وشقاوت کا دور دورہ تھا، مختصر یہ ہے کہ صورت حال اللہ رب العزت کے اس ارشاد کے ہو بہو تھی:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ

تو اس دور کے لئے وہ آخری رسول آیا جو اٹھے تو آسمان کو بلندی مل جائے جو بیٹھے تو

دھرتی کو سکون مل جائے جو مسکرائے تو ستارے چمکنے لگیں، جو بولے تو عنادل چہکنے لگے، جس کے لباس کی ادائیں، قرآن کی آیت بن جائیں، جو سر بسجدہ ہو سر بکف بھی جو عابد بھی ہو اور مجاہد بھی جو تاجدار فقر وغنا بھی ہو اور راز دار جود وسخا بھی جس کی طلعت سے صبح سویرا نکلے جس کی زلفوں سے راتوں کو اندھیرا ملے۔ جس کے قدم اٹھیں تو سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچیں جس کی انگلی اٹھے تو ماہتاب شق ہو جائے جس کے ہونٹ کھلیں تو وحی کے پھول جھڑنے لگیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

چمنستان دہر میں بار ہا روح پرور بہاریں آچکی ہیں، گردشِ لیل ونہار نے کبھی کبھی بزم عالم کو اس خوبی سے سجایا کہ نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئیں، لیکن وہ ایسی تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کہن سال دہر نے کروڑوں برس صرف کر دیئے، ملک اس دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے چرخ کہن مدتہائے دراز سے اس صبح جاں نواز کے لئے لیل ونہار کی کروٹیں بدل رہا تھا کارکنان قضا وقدر کی بزم آرائیاں عناصر کی جدت طرازیاں ماہ خورشید کی فروغ انگیزیاں ابر وباد کی تر دستیاں عالم قدس کے انفاس پاک توحید ابراہیم جمال یوسف معجزہ طرزئی موسیٰ جاں نواز سے عیسیٰ سب اس لئے تھا کہ یہ سالہائے گراں شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کام آئیں گے۔

توحید فلسفہ اٹھا گلستان سعادت میں بہار آگئی شرک وضلالت نفرت وعداوت ختم ہو کر آفتاب ہدایت کی شعائیں ہر طرف پھیل گئیں یعنی یتیم عبداللہ جگر گوشہ آمنہ شاہ حرم حکمران عرب وفرمار وائے عالم شہنشاہ کونین عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرما ہوئے اور وہ ہستی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

جو فخر رسل، سید کل، ہادی سبل، اللہ کا دلبر، کونین کا سردار، ساقی کوثر، شافع محشر، برتر وبالاتر اور انبیاء کرام کا امام جو حسینوں کا حسین جو نازنینوں کا نازنین ماہ جبن مراد العشاقین شفیع المذنبین، انیس القریبین، طٰہٰ ویٰس رحمۃ للعالمین اور سارے کائنات میں بہتر ہے، جس کے کردار کی عظمتوں پر اس کے حاسدوں کو یقین ہے، جو رہبر بھی ہے اور رہنما بھی،

وہ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ خیر الوریٰ احمد مجتبیٰ کملی والے مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

ملت اسلامیہ کے پاسبانو! آپ ﷺ کا نام آپ کی ذات کا عنوان بنایا گیا تھا آپ کو تمام محاسن کا ایک خوبصورت گلدستہ بنایا گیا تھا، آپ ﷺ عالم میں خدا کی تعلیم وہدایت کے شاہد تھے نیک کاروں کو فلاح وسعادت کی بشارت سنانے والے مبشر ہشیار اور بیدار کرنے والے نذیر تھے بھٹکے ہوئے مسافروں کو خدا کی طرف پکارنے والے داعی تھے، وہ ذات شاہد ومبشر ونذیر وداعی سراجِ منیر بیک وقت تھی، اور جس کے مرقع حیات میں حسن وکمال کے سارے نقش ورنگ نمایاں تھے وہ صرف محمد ﷺ کی ذات گرامی تھی۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ آپ ﷺ دنیا کے آخری پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے جس کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں تھا، آپ ﷺ ایسی شریعت کے ساتھ مبعوث ہوئے جو کامل ومکمل تھی جس کی تکمیل کے واسطے پھر کسی کو نہیں آنا تھا، آپ کی تعلیم دائمی وجود رکھنے والی تھی یعنی قیامت تک اس کو زندہ رکھنا تھا اسی وجہ سے آپ کی ذات گرامی کو مجموعہ کمال اور دولت سے لازوال بنا کر بھیجا گیا تھا، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

خلاف پیمبر کسے رہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حیات طیبہ کو اپنے لیے نمونہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر نیک کام کی ہمت دے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

سنت کی اہمیت

الحمدلله وکفی والصلوة والسلام علی سیدنامحمدالمصطفی وعلی آله واصحابه ماکفی و شفی امابعد! قال النبی صلی الله علیه وسلم من احییٰ سنة من سنتی قدأمیت بعدی کان له من الأجر مثل من عمل بها من غیر أن ینقص من أجورهم شیئا (ترمذی شریف ج۲، ص۹۲)

معزز سامعین کرام! اور دور دراز سے تشریف لائے ہوئے مہمانان عظام! آج میری تقریر کا عنوان ہے سنت کی اہمیت اور اس کا مقام۔ حدیث اپنے عمل کے اعتبار سے سنت کہلاتی ہے سنت کے لفظی معنی راہ عمل کے ہیں اسے واضحہ یعنی (شاہراہ) بھی کہا گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طریق عمل کے لئے خود بھی لفظ ''سنت'' استعمال کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اور عبادت میں غلو کرنے والوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ''اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اُصَلِّیْ وَ اَرْقُدُ'' یعنی میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں تہجد بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا: ''مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ'' جو میری سنت سے منھ پھیرے وہ مجھ سے نہیں اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طریق کو سنت کے لفظ سے بیان فرمایا ہے اور یہ بھی بتلایا ہے کہ سنت اس لئے ہے کہ امت کے لئے نمونہ ہو اور وہ اسے سنت سمجھیں جو آپ کے طریقے سے منھ پھیرے اور اسے اپنے لئے سنت نہ سمجھے وہ آپ کی جماعت میں سے نہیں ہے، یہاں تک تو سنت کی تعریف کی گئی اب آگے ایک حدیث ذکر کی جارہی ہے جس سے سنت کی اہمیت اور اس کے مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''من احییٰ سنة من سنتی'' یعنی جس نے میری کوئی سنت زندہ کی جو میرے بعد چھوڑ دی گئی ہو تو اسے ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے اجر میں

کوئی کمی ہو اور جس نے کوئی غلط راہ نکالی جس پر اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی موجود نہیں تو اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے بوجھ میں کوئی کمی آئے، اس حدیث میں دین کی فروعی باتوں کو بھی سنت کہا ہے اور اسے زندہ رکھنے کی تلقین کی ہے، دین اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کے اصول ہمیشہ زندہ رہنے چاہئیں ان پر کبھی موت نہیں آسکتی، اسلام کا تاریخ کے ہر دور میں قائم و باقی رہنا ضروری ہے اور یہی اس کی مسلسل زندگی ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ اصول کی تمام کڑیاں ایک ایک کرکے ٹوٹتی جائیں ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ایک فرع دبنے لگے اور اس پر عمل ترک ہوجائیں، لیکن اسے پھر سے زندہ کرنے کا اسلام میں پورا اہتمام کیا جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ھدایت اسے پھر سے زندہ کرنے کی ایک بڑی بشارت ہے یہ ناممکن ہے کہ تمام مسلمان کسی سنت سے ناآشنا رہیں، امام شافعیؒ فرماتے ہیں ''**نعلم ان المسلمین کلھم لایجھلون السنۃ**'' ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ سارے کے سارے مسلمان کبھی بھی سنت سے ناآشنا نہیں رہ سکتے مذکورہ حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ سنت کے مقابلہ میں بدعت ضلالۃ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو ایک دوسرے کے مقابلے میں ذکر فرمایا ہے ایک دوسرے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**ترکت فیکم امرین لن تضلو ماتمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ نبیہ**'' (موطا مالک ص ۳۶۳)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے، گمراہ نہ ہوگے، اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت، اس حدیث میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے طریق عمل کو لفظ سنت سے بیان کیا ہے اور اسے اپنے بعد بھی حجت عمل اور سنت قرار دیا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**لاعذر لکم فی ترک سنتی**'' میری سنت کو ترک کرنے کے لئے تمہیں کسی عذر کا موقع نہیں۔

محترم حضرات! ان تمام باتوں سے آپ نے سنت کی اھمیت کا اندازہ لگالیا ہوگا اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی کی رحمت ہمارے شامل حال رہے تو ہمیں سنت کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا اور اپنے ظاہر و باطن کو اس سے آراستہ کرنا ہوگا۔

Scanned by CamScanner

مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو صرف نماز پڑھ لینے یا کسی دینی مشغلہ میں تھوڑا بہت حصہ لینے کو ہی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں اور اپنے ظاہری وضع قطع اور لباس وغیرہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے اور اس کو معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ'' (یعنی چھوڑ دو ظاہری گناہوں کو بھی اور باطنی گناہوں کو بھی) اس آیت میں ظاہری گناہوں کے چھوڑنے کو پہلے بیان فرما کر اس کی زیادہ اہمیت بیان فرمائی ہے جنگ احد میں صرف ظاہری کوتاہی کے سبب جیتی ہوئی جنگ شکست میں تبدیل ہوگئی تھی عقیدہ اور باطن بالکل ٹھیک تھا میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ظاہری خرابی کا انجام کیا ہوتا ہے کبوتر کو دیکھئے کہ کتنی اونچائی پر پرواز کرتا ہے لیکن آپ اس کے پروں کو کاٹ دیجئے پھر دیکھئے کہ کس قدر پرواز کرتا ہے حالانکہ صرف ظاہری کمی ہوئی ہے باطن بالکل ٹھیک ہے اب وہ اڑ نہیں سکتا اور نہ ہی ترقی کر سکتا ہے اور ترقی تو کب کرے گا اب اس کا باطن بھی خطرے میں پڑ جائے گا اب ایک بلی کا بچہ بھی اسے پکڑ کر کھا جائے گا تو معلوم ہوا کہ بعض ظاہر اپنے باطن کا محافظ بھی ہوتا ہے۔

آج مسلمانوں نے ڈاڑھی کی سنت کو ترک کر کے اپنے ظاہر کو خراب کر دیا ان کی ہیبت غیروں کے دلوں سے نکل گئی اور ہر جگہ غیروں سے پٹ رہے ہیں۔ ان کی زندگی حرارتِ ایمانی سے خالی اور ان کے اعمال سنت کے نور سے عاری ہو چکے۔ ان کا ظاہر و باطن، رفتار و گفتار، نشست و برخاست ہر چیز دین کے خلاف اور ہر طریقہ سنت کے معارض ہے۔ جس کی بنا پر وہ ہر جگہ ذلت کا شکار اور ناکامیوں میں مبتلا ہیں۔

خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ ''اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً'' یعنی مکمل کامیابی اور سربلندی کے لیے دین میں مکمل داخل ہونا ہوگا، اپنے ظاہر و باطن کو سنت کے مطابق کرنا ہوگا اس کے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

Scanned by CamScanner

صحابہ کرام کی ایمانی قوت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، أما بعد
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا. صدق اللہ العظیم
وقال النبی ﷺ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

شنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

برادران ملت! آج اس بزم میں آسمان ھدایت کے تابندہ ستاروں کے عظیم کارناموں کو بیان کیا جائے گا کہ صحابہ کرام کس طرح آقاء نامدار تاجدار مدینہ جناب محمد ﷺ سے اکتساب فیض کر کے اہل زمین میں نمایا ہو گئے مشرق ومغرب شمال وجنوب میں بجلی کی طرح ان کی شہرت پھیل گئی یہیں نہیں بلکہ صحابہ کرام کی ایمانی قوت کے سامنے شاہانِ جہاں کو سر تسلیم خم کرنا پڑا آج اس محفل میں انہیں حضرات کے کچھ روحانی واقعات کا ذکر کیا جائے گا۔

حضرات گرامی قدر! آج ہم نہایت ہی فخر وناز سے مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہیں لیکن نبی دو عالم اور آپ کے اصحاب کی اتباع وپیروی سے کوسوں دور ہیں، ہمارے گھر اور بستیاں قال اللہ وقال الرسول کی آواز سے محروم ہیں آج ہم اصحاب رسول اور اسلاف کرام کی زندگیوں کو بھول چکے ہیں رسول ﷺ کے نقش پا سے ہٹ چکے ہیں، حالانکہ ہمیں انہیں حضرات کی رفتار وگفتار، اقوال وافعال سے سبق حاصل کرنا چاہئے تھا ہفوات ومغلظات سے پُر گانے اور نغمے جو ہماری مجالس کی زینت آرائی کا لازمی جز بن

Scanned by CamScanner

چکے ہیں، فحاشی و بے حیائی جو ہمارا شیوۂ حیات بن چکی ہے ان بیہودہ کاموں سے باز آ جانا چاہیے تھا، اور صحابہ کی زندگی کو مشعلِ راہ اور نمونہ عمل بنا خدا کے احکامات کے سامنے پیکر تسلیم ہو جانا چاہیے تھا۔

حضرات صحابہؓ نے نبی آخر الزماں سے براہ راست علوم و کمالات حاصل کئے خدا ترسی خشیت الٰہی ان کے قلوب میں اس طرح پیوست ہوئی کہ خدا کے علاوہ کسی طاقت سے نہ ڈرے مخالف ہوائیں اگر سامنے آئیں تو ان کا رخ پھیر دیا باطل طاقتیں اگر صف آرائی ہوئیں تو ان کی دھجیاں اڑا دیں اور ایک ہم اور آپ ہیں کہ دنیا کی ساری طاقتوں سے لرزتے اور کانپتے ہیں، محسن اعظم نبی رحمت کے رفقاء نے جب اپنے اخلاق و کردار کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا تو مشرکین عرب کے پتھر موم ہو گئے، اور جب شمشیر براں لیکر نکل پڑے تو بدر اور خندق و خیبر کو فتح کر لیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یارِ غار کملی والے کے راز دار حضرت ابو بکرؓ نے امانت و صداقت کا پرچم اس طرح لہرایا کہ صدیق اکبر کے لقب سے ملقب ہو کر صدیقین کے سردار بن گئے، حضرت عمرؓ نے اپنے عدل و مساوات کا سکہ اس طرح جمایا کہ فاروق اعظم بن کر عادلین کے سردار بن گئے، حضرت عثمان غنیؓ نے جود و سخا اور شرم و حیاء کو اس طرح اختیار کیا کہ عثمان سب شریفوں کے سالار بن گئے، حضرت علیؓ نے زہد و تقویٰ اور ولایت کو اس طرح اپنایا کہ تمام ولیوں کے امام بن گئے، قرآن نے اس کا نقشہ کیا ہی خوب کھینچا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے صحبت یافتہ ہے وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کبھی رکوع کرنے میں کبھی سجدہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجوں میں لگے ہیں۔

وہ ابو بکرؓ ہیں جنہوں نے اپنی دور بینی اور فراست ایمانی کے ذریعہ فتنہ ارتداد کو جڑ

Scanned by CamScanner

سے اکھاڑ پھینکا، وہ عمرؓ ہیں جنھوں نے اپنے کمال قوتِ ایمانی کے ذریعہ زلزلہ سے لرزتی وکانپتی زمین کو اپنی جگہ پر یہ کہہ کر ٹھہرا دیا کہ اے زمین ٹھہر جا! کیا ہم نے تیرے اوپر انصاف قائم نہیں کیا؟ وہ عثمان غنیؓ ہیں جنھوں نے قحط سالی کے موقع پر مالی اعانت کر کے جہاد میں قوت پیدا کر دی وہ علی ہیں جنھوں نے در خیبر کو اکھاڑ کر کفار و مشرکین کے دانت کھٹے کر دئے۔

حضرات صحابہؓ نے دجلہ وفرات کی پر جوش موجوں میں اچھلتے کودتے ہوئے پتھروں پر سواری کی بحر ظلمات اور ٹھاٹھیں مارتے سمندروں میں اپنے گھوڑے ڈال دئے، علامہ اقبال نے اس کا حسین نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

دشت تو دشت، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

صحابہ کی شان تو یہ تھی کہ ایک ہی آواز سے جنگل کے خونخوار جانوروں نے راستہ دے دیا ایک ہی دعا سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔

حضرات صحابہؓ نے سمندروں کی لہروں تلاطم خیز موجوں، پہاڑوں کی چوٹیوں کو روند ڈالا، عقبہ بن نافع خبریؓ اسلامی لشکر جرار کے کمانڈر جنوبی افریقہ کے ملکوں کو فتح کر کے پے در پے آگے بڑھے جب خشکی کی حد ختم ہوگئی اور بحرِ ظلمات کے کنارے پہنچے تو انہوں نے کہا اے میرے خدا اگر یہ بحر ذخار درمیان میں حائل نہ ہو جاتا تو تیرے رستہ میں جہاد کرتا ہوا اسی طرح آگے بڑھتا ہوا مر جاتا۔ سبحان اللہ، یہ تھے آسمانِ ہدایت کے مہرِ تاباں ان حضرات کا ایمان کامل و مکمل تھا ان کے قلوب آئینے کی طرح صاف وشفاف تھے، دین کے لئے لڑنے مرنے کا جذبہ بیکراں ان کے سینوں میں موجزن تھا، جو ابد ہی اور فکرِ آخرت ہمیشہ دامنگیر رہتی تھی، آخرت کے عقیدے نے مسلمانوں کے قلوب میں ایسی دلیری بھر دی تھی جو بالکل خارقِ عادت تھی ان میں موت کا عجیب وغریب شوق اور زندگی کی تحقیر پیدا کر دی تھی موت کا نقشہ ان کی آنکھوں کے سامنے اس

Scanned by CamScanner

طرح کھل جاتا جیسے وہ آنکھوں سے دیکھ رہے ہو وہ اس طرح جنت کی جانب لپکتے تھے جیسے نامہ بر کبوتر اپنی اڑان میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا، اپنی منزل پر پہنچ کے دم لیتا ہے، معرکہ احد میں جب کہ بہت سے مسلمان میدان چھوڑ چکے تھے حضرت انس بن نضر بڑھے انہوں نے سعد بن معاذ کو سامنے دیکھا تو کہنے لگے اے سعد بن معاذ خدا کی قسم جنت کی خوشبو احد پہاڑ کی طرف سے آ رہی ہے انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ مشرکین نے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا جس کی وجہ سے سوائے ان کی بہن کے جنہوں نے ان کو انگلی کے پورے سے شناخت کیا اور کوئی نہ پہچان سکا رب کریم نے فلاح و بہبودگی کی بشارت دیتے ہوئے بڑے پیارے انداز میں فرمایا ہے۔

اولئك هم الراشدون، اولئك هم المفلحون، اولئك هم الفائزون

ملت اسلامیہ کے نو جوانو! حضرات صحابہ کرام ہر چیز پر غالب آئے اور ہم ہر چیز سے مغلوب ہیں، مسلمانوں کا وجود کسی زمانہ میں نہایت باعظمت اور فلک پیما تھا، ہر قوم ان کی رفعتِ شان کے سامنے سرنگوں تھی، مسلمانوں کا وجود کسی وقت بدرِ کامل کی حیثیت رکھتا تھا ان کے اخلاق سے متاثر ہو کر لوگ ایمان قبول کرتے تھے لیکن آج مسلمانوں کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ غیر مسلم صورت دیکھ کر نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ مسلمانوں کے سائے سے کوسوں دور بھاگتے ہیں چونکہ آج ہمارے اندر اسلامی اخلاق و کردار اور نبوی اوصاف و خصوصیات نہیں رہیں۔

معزز سامعین! آج مسلمان ہر طرح کے مظالم کے شکار ہیں دنیا کا کوئی خطہ کوئی حصہ کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں مسلمان ستائے نہ جا رہے ہوں وادیٔ کشمیر ہو یا چیچنیا کی سرزمیں، بوسینیا ہو یا ارضِ مقدس فلسطین، یا پھر عراق و افغانستان کی خاکِ مبین، ہر جگہ مسلمان انتہائی بے دردانہ اور ظالمانہ انداز میں صفحہ ہستی سے مٹائے جا رہے ہیں کشمیر جنت نظیر کی سرزمین پر ظالم فوج کی درندگی کے شعلے آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں، چیچنیا کی دھرتی پر کمیونسٹ روس اپنے تمام ظالمانہ اور بے رحمانہ طریقے استعمال کر رہا

Scanned by CamScanner

ہے، ادھر ارض مقدس فلسطین کی طرف دیکھئے! یہودی مظالم کے دھوئیں اور بربریت کے شعلے مکان ومکین کو خاستر کرنے لگے ہیں اور پھر اسرائیل جو امریکہ کی ناجائز اولاد ہے پوری ڈھٹائی کے ساتھ دنیا کے مسلمانوں کو دھمکا رہا ہے، تحدی اور چیلنج دے رہا ہے، لیکن اس کے باوجود عربوں کی خصوصاً اور پوری امت مسلمہ کی عموماً حمیت وغیرت نہیں پھڑکتی، ادھر ایک نظر البانیہ اور بوسینیا پر ڈالئے پوری دنیا کی کفریہ طاقتیں ناٹو کی فوج، یو۔این۔او کی فوج، فرانس، برطانیہ اور امریکہ کی فوج بندوقوں توپوں، میزائیلوں اور ٹینکوں کے ذریعہ ان پر ظلم وستم کر رہی ہے، انتہائی ظالمانہ انداز میں عزت وحرمت مال ودولت ایمان وجان کو تباہ وبرباد کر رہی ہے، ہے کوئی آج مرد مجاہد جوان ظالمین کو لگام لگائے، ان کے دماغ سے اسلام دشمنی کے بھیجے نکال دے۔

دوستو! آج ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم پوری تیاری کے ساتھ ایمانی ومادی قوتوں کے ساتھ میدان جنگ میں کود پڑیں اور ان سفاکوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور یہی وقت ہوسکتا ہے جب ہم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر ایمان وکردار کی جڑ اور بنیاد کو مضبوط کریں۔

اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ظالموں کے ظلم سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

صحابہ کرامؓ کی روشن سیرت اور ہماری زندگی

الحمد للہ و کفی و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد:
فأعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ صدق اللہ العظیم

دشمن سے کہو اپنا ترکش چاہے تو دوبارہ بھر لیں
اس سمت کروڑوں سینے ہیں اس سمت اگر ہیں تیر بہت
ہر سمت مچلتی کرنوں نے اب تو نے شب غم توڑ دیا
اب جاگ اٹھے ہیں دیوانے دنیاں کو جگا کر دم لیں گے
یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خوں میں نہا کر دم لیں گے

حضرات سامعین! ابھی آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی چند آیت کی تلاوت کی ہے آیت کریمہ کا تعلق جنگ بدر سے ہے جس میں صحابہ کرام ومجاہدین اسلام کو انتہائی غربت وافلاس اور بے سروسامانی کے عالم میں ایسی زبردست اور تاریخ ساز کامیابی حاصل ہوئی جو تاریخ کے اوراق میں روشن اور سنہرے حروف میں محفوظ ہیں۔

لیکن میرے دوستو! ایسی آیت کریمہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی زندگی وکامیابی کا راز اور نصرت وفتح کی ضمانت رکھی ہے آپ ذرا اندازہ لگائیں اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی نفوس کی قلت، اقتصادی ومالی پس ماندگی، اس کے برخلاف کفار مشرکین زبردست مالی وفوجی قوت اسلحہ جات کی فراوانی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسلام دشمنی جنون کی حد تک پہونچی ہوئی تھی، میدان بدر میں صحابہ کرام اور دشمنانِ

Scanned by CamScanner

اسلام کا زبردست مقابلہ ہوتا ہے گھمسان کی لڑائی ہوتی ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوتی ہے اور مشرکین کیفر کردار تک پہنچتے ہیں۔

سامعین کرام! اب دیکھنا یہ ہے کہ وجہ کیا تھی کہ مجاہدین اسلام کو ایسی زبردست کامیابی کیسے ملی وہ اسباب وعوامل کیا تھے۔ دوستو! تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام اور اسلاف عظام کا جینا مرنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا سب اللہ کے ہی لئے ہوا کرتا تھا حتی کہ دنیاوی امور تک خدا کے احکام اور اس کی تابعداری میں انجام پاتے تھے، اسلام کے لئے انہوں نے سب کچھ برداشت کیا گھربار سے محروم ہو گئے، عزت وناموس کو داؤ پر لگا دیا حتی کہ ہر طرح کے مصائب ومشکلات کا نشانہ بنائے گئے، ان امتحانات میں سرخروئی کے بعد انھیں کامیابی وکامرانی نصیب ہوئی دنیا کی عزت وعظمت، مال ودولت حکومت، شہنشاہیت ان کے پاؤں کے نیچے آگئی، دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں ان کے وجود سے لرزہ براندام ہو جاتی تھیں، اللہ کی راہ میں جس طرف نکلتے ایمانی رعب کا عالم یہ ہوتا کہ میلوں تک رعب طاری رہتا تھا، انہی کی صفات وخصوصیات، شان وشوکت کو باری تعالی نے انتہائی والہانہ انداز میں یوں بیان کیا ہے:

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

آیت کریمہ میں اصحاب رسول ﷺ کے حالات زندگی کو بیان کیا ہے کہ ان کے دشمنان اسلام ومعاندین حق کے ساتھ کیا معاملہ رہا اور اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ انہوں نے کیا رویہ اختیار کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب باطل پرستوں نے عظمت اسلام کو للکارا آفتاب رسالت کے خلاف سازشیں کی مذہب اسلام کو مٹانا چاہا تو اصحاب رسول ﷺ دشمنوں پر قہر وغضب بن کر ٹوٹ پڑے شیر ببر کی طرح جھپٹے، راہ حق میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کیا، باطل طاقتوں کو مسمار کیا، اور ان کی دھجیاں اڑا دیں جس کی بنا پر ان کو یہ لقب ملا "رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ"۔

میرے معزز ساتھیو! ایک زمانہ وہ تھا کہ صحابہ کرام ہر چیز پر غالب آئے اور آج ہم اور آپ ہیں کہ ہر چیز سے مغلوب ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم سے اسلام کی اتباع

Scanned by CamScanner

کا جذبۂ صادق چھن چکا ہے، جب تک ہمارے ہاتھوں میں اسلاف کا دامن رہا ہم نے بڑی بڑی جابر وقاہر سلطنتوں کو تاراج کیا، ہماری سطوت وجبرت کا پرچمِ اقبال اوجِ ثریا پر لہرایا، ہمارے رعب وجلال سے زمانہ کانپتا تھا، اور وسیع وعریض سلطنتوں کے فرماں رواں ہمارے تصور سے لرزہ براندام ہوجاتے تھے، جب سے ہم نے اسلاف کے کردار سے جدائی اختیار کی اسلاف کی فرماں برداری سے اپنے کو آزاد کیا اسی وقت سے ہم ذلت وخواری، رسوائی ونامرادی کا شکار بن گئے اور قعرِ مذلت میں گر گئے۔

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا نے زمین پر آسماں سے ہم کو دے مارا

جب تک ہم میں اسلاف کی روح موجود تھی حکومتیں سلطنتیں تو کیا آسمان کے بعد ماہ وانجم، شمس وقمر، شجر وحجر ہمارے تابع وفرمابردار تھے، علامہ اقبال کا احساس وشعور چیخ کر کہتا ہے۔

نشانِ راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ داں کے لئے

حضرات گرامی! آج ملت اسلامیہ وشریعت محمدیہ کے محافظ تعطل اور غفلت کا شکار ہو چکے ہیں اپاہج ومفلوج بن چکے ہیں، دست وپا سمیٹے ہوئے ہیں مایوسیوں کی دبیز چادر اوڑھ رکھی ہے حالانکہ قرآن عظیم نے مایوسیوں کی گھٹاٹوپ اندھیری اور گہری تاریکیوں میں دبی ہوئی ملت کے لئے ہمیشہ شمع امید جلائے رکھی ہے جس سے مایوسیوں کی تہہ بتہہ تاریکیاں چھٹتی رہی ہیں۔

''وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾'' (اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مومنین کامل ہو) اگر ایمان کی پونجی ہمارے سینوں میں موجود رہی تو دنیا کی سربلندی حکومت اور حاکمیت ہمارا حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ اگر غالب اکثریت اہل ایمان کی ہو جائے تو غلامی کے طوق وسلاسل ہماری حریت پسند گردنوں سے نکل سکتے ہیں اور آج پھر اپنے اسلاف کے نوسوسالہ دورِ اقتدار کے وارث وجانشیں بن کر، تاجدارِ حرم کے غلام

بن کر دین اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں، آج بابر، ہمایوں، اور اورنگ زیب عالم گیر کی روح ہم سے کچھ فریاد کر رہی ہے، مغلوں کی امین سرزمین دہلی ہم سے پر امید ہو کر فریاد کر رہی ہے، لال قلعہ کا مٹا ہوا جاہ وجلال ہم سے مطالبہ کر رہا ہے، گرے ہوئے کھنڈرات کی نگاہیں ہم پہ لگی ہوئی ہیں، تاج محل آگرہ کا جمال وجلال اس کا نقش ونگار، آج اپنے تاجدار کو ہم میں تلاش کر رہا ہے دیوان خاص دیوان عام کی دیواروں سے بلند ہوتی اورنگ زیب عالمگیر کی پرسوز آواز۔ تلاوت کی نورانی شعائیں ہندوازم کے ماحول میں اپنے عالم گیر کی تلاش میں سرگرداں نظر آ رہی ہیں، ہمیں چاہیے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر ان عمارات کی شان کو بلند کریں ہم اس دور کے شاہجہاں و بابر ہیں اور اورنگ زیب عالمگیر کی سنت کو زندہ کریں، ہمارے اسلاف نے دیوار کعبہ سے دیوار چین اور مصر سے ہند اور صحرائے افریقہ تک اسلام کے پیغام امن کو پھیلایا تھا، ہم ہی نے دشت و بیاباں کوہ وصحراء دریا، سمندر کے سینوں کو انوار اسلام سے پرنور بنایا تھا آج ہم دنیا کی عارضی چمک دمک سے دھوکہ کھا گئے ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اعلان کر کے کہتا ہے کہ اے میرے بندوں اگر تم دولت کے خواستگار ہو تو میں غنی ہوں، بے نیاز ہوں، تمہاری امید اور توقعات سے زیادہ ملے گا، اگر تم جاہ واقتدار کے خواہاں ہو تو میں مالک ارض وسماء ہوں خالق کون ومکاں ہوں، میری بارگاہ عالیہ میں تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو کچھ تم چاہوں گے اگر تم حسن و جمال کے شیدا ہو تو آؤ میرے جمال جہاں آرا کے جلوؤں کو دیکھو میں اللہ ہوں اگر ماضی میں تم سے خطائیں اور لغزش ہوئی ہیں تو مجھ سے معافی کے طلب گار بنو میں دامن عفو وکرم میں جگہ دیکر جنت اور اس کی لافانی بہاریں عطا کر دوں گا، حور، قصور اور میوے سے معمور درخت ہیں غلمان جنت اور حوران بہشت انواع واقسام کے باغات ہیں دودھ اور شہد کی نہریں ہیں، شراب طہور کا انتظام ہے، مزید برآں اس جمال کی تفصیل ''مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ '' سے ہوگی اس کی ترجمانی کسی نے اس انداز سے کی ہے۔

Scanned by CamScanner

چمن کے مالی بنالیں گر موافق شعار اب بھی
چمن سے آسکتی ہے پلٹ کر روٹھی ہوئی بہار اب بھی

باری تعالی سبحانہ کے التفات وکرم جود وسخا اور ربِّ کریم کی نافرمانی سے باز آجاؤ ندامت وشرمندگی کے آنسو رب کی بارگاہ میں ہیرے اور جواہرات سے زیادہ قیمت رکھتے ہیں۔

حضرات گرامی! میں آپ لوگوں کے سامنے بیان کیا تھا کہ صحابہ کرامؓ اور اسلاف عظام کے پاس کیسی طاقت اور کتنا مضبوط ایمان تھا کہ وہ ہر راہ میں کامیاب ہوتے، جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں اسلامی کتابوں کو کھنگال کر دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف طور پر نظر آتا ہے کہ صحابہ کرام نے اپنے جان ومال کو قربان کر کے محبت کے اس معیار کو پیش کیا جس کو علامہ اقبال نے یوں بیان کیا ہے۔

جفا جو عشق میں ہوتی ہے جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزہ ہی نہیں

میرے محترم بزرگو اور دوستو! آپ جانتے ہیں کہ خالد بن ولید جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیف من سیف اللہ کا لقب دیا، ایسی دلیری دکھائی کہ شوق شہادت میں معمور ہو کر سیلاب کی طرح برسے، بادلوں کی طرح گرجے، بجلی کی طرح ٹوٹ پڑے، اور صف کی صف صاف کرتے چلے گئے، جنگ احد میں ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ڈھال بنایا تھا، زخموں سے لہولہان ہو چکے تھے اس کے باوجود ہمت نہ ہاری، یہ صحابہ کرام کی جانبازی، بہادری، جاں نثاری اور اسلام کے لئے لڑنے مرنے اور مارنے کا جذبہ صادق تھا جس کی بنا پر ان کو بے مثال کامیابی ملی آج اگر ہم کامیابی وکامرانی چاہتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا بول بالا ہو اسلام کی سربلندی ہو تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرامؓ واسلاف عظام کے نقشہ قدم پر چل کر ایمانی قوت وطاقت کو مضبوط کریں، دوستو یاد رکھئے! یہ یقینی اور پختہ بات ہے کہ آج یہ پریشانیاں ومصائب

Scanned by CamScanner

ومشکلات کتاب وسنت سے انحراف اور دوری کا نتیجہ ہیں، آج دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں مسلمان مظالم کے شکار نہ ہوتے ہو، ذلت وپستی کی زندگی نہ گزار رہے ہوں آج پوری دنیاں ہمارے مال ودولت سے نفع اٹھارہی ہے ہمارے وسائل واسباب ہی سے پوری دنیا کی رفتار قائم ہے اس کے باوجود ہم غربت وافلاس کی زندگی گزار رہے ہیں، دجالی حکومت اور اس کی پروردہ شیطانی فوج دنیا بھر میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہے۔ البانیہ مقدونیہ سے مسلمانوں کو نہتا کر کے انھیں شہید کیا جارہا ہے، وہاں کی ماؤں اور بہنوں کی عزت وحرمت کو پامال کر کے انتہائی بے دردانہ انداز میں قتل کیا جارہا ہے، جموں کشمیر ارض مقدس فلسطین چیچنیا و بوسنیا کے حالات بھی اس سے مختلف نہیں، اس لئے دوستو! ضرورت اس بات کی ہے کہ جدید دور میں اقتصادیات وماڈیات پر اپنا کنٹرول بحال کریں جدید آلات سے لیس ہوکر میدان کارزار میں اخلاص وللّٰہیت ایمانی وروحانی طاقت کے ساتھ کود پڑیں، انشاء اللہ اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی۔ ورنہ دوستو! آج اگر ہم نے اپنے رسول کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان سازشوں کا پردہ چاک نہیں کیا دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ نہ کیا، ان کا دنداں شکن جواب نہیں دیا، اگر اسلام کے رخِ روشن پر پوتی جانے والی کالک کو صاف نہیں کیا، اسلام کی حقانیت کو ثابت کر کے مسلمان نوجوانوں کے دہنوں کو مطمئن نہیں کیا، امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر کا فریضہ انجام نہیں دیا تو یاد رکھیں کہ خدا ہمیں معاف نہیں کرے گا خدا کا رسول مقبول معاف نہیں کرے گا، اس لئے آج ہم سب ارادہ کریں کہ انشاء اللہ دشمن اسلام کے خلاف ہر محاذ پر صف آراء ہوں گے اور دنیا کے ہر خطے میں پرچمِ الٰہی لہرائیں گے۔

وما توفیقی الا باللہ

Scanned by CamScanner

اسلام کا اقتصادی نظام
اور دوسرے مذاہب کے نظریات

الحمد لله الذی ابدع الافلاک والارضین والصلاۃ والسلام علیٰ
من کان نبیا و ادم بین الماء والطین، وعلی اله واصحابه اجمعین، اما بعد!

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰

صدق الله العظیم

صدرِ محترم! حضراتِ اساتذۂ کرام، حکمِ ذی وقار اور سامعین عظام! علم و عرفان سے معمور اس محفل مسابقہ خطابت میں اسلامی اقتصادی نظام سے متعلق کچھ گفتگو کا ارادہ ہے دعا فرمائیں کہ رب العلمین میری زبان و بیان میں تاثیر پیدا فرما دے۔

محترم حضرات! مذہب اسلام اللہ رب العزت کا وہ پسندیدہ اور منتخب دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہدایت و رہنمائی فرماتا ہے یہ ایک ہمہ گیر آفاقی اور ابدی دین ہے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

دین تو اللہ کے نزدیک بس دین اسلام ہے۔

اسی لئے تمام مراحل زندگی میں اس کی مکمل رہنمائی موجود ہے چاہے انسان کی خانگی زندگی ہو یا ازدواجی معاشی زندگی ہو یا سیاسی تجارتی زندگی ہو یا اقتصادی ہر ہر میدان میں اسلام نے ایسا جامع اور اصولی قانون فراہم کیا ہے کہ دنیا کے تمام دیگر مذاہب و ادیان اس سے خالی ہیں اسلام اگر ایک طرف بال بچوں اور اہل و عیال کے ساتھ حسن معاشرت کی تلقین کرتا ہے تو دوسری طرف انسان کے اخلاقی پہلو کو بھی آراستہ و مزین کرتا ہے، اگر

Scanned by CamScanner

ایک طرف تعلق مع اللہ اور ذکر اللہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتا ہے تو دوسری طرف معاشرہ وسوسائیٹی اور سماج کے افراد کے ساتھ حسن سلوک کو بھی واضح کرتا ہے اگر دنیا سے بے تعلقی اور بے رغبتی کو بیان کرتا ہے تو وہیں اسلامی دائرہ میں رہ کر تجارت ومعیشت اور اقتصادیات کا مکمل نظام قانون بھی پیش کرتا ہے ارشاد ربانی ہے۔

وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰

اور ہم نے روئے زمین میں تم کو ٹھکانا دیا اور زمین پر تمہاری معیشت کے سامان بھی مہیا کر دئے لیکن تم میں بہت تھوڑے ہیں جو شکر گزار ہیں۔

مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کوئی معاشی نظام نہیں ہے، بلکہ وہ ایک دین ہے، جس کے احکام ہر شعبۂ زندگی سے متعلق ہیں، جس میں معیشت بھی داخل ہے، لہٰذا قرآن وحدیث نے معروف معنوں میں کوئی معاشی فلسفہ یا نظریہ پیش نہیں کیا، جس کو موجودہ دور کی معاشی اصطلاحات میں تعبیر کیا گیا ہو۔ لیکن زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح اسلام نے معیشت کے بارے میں بھی کچھ احکام دیئے ہیں۔

سب سے پہلے تو اسلام نے معاشی سرگرمیوں پر حلال وحرام کی کچھ ایسی ابدی پابندیاں عائد کی ہیں جو ہر زمانے میں اور ہر جگہ نافذ العمل ہیں۔ مثلاً سود، قمار، سٹہ، اکتناز، احتکار، یعنی ذخیرہ اندوزی اور دوسری تمام بیوعِ باطلہ کو کلی طور پر ناجائز قرار دے دیا، کیوں کہ یہ چیزیں عموماً اجارہ داریوں کے قیام کا ذریعہ بنتی ہیں اور ان سے معیشت میں ناہمواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان تمام چیزوں کی پیداوار اور خرید وفروخت کو حرام قرار دیا جن سے معاشرہ کسی بداخلاقی کا شکار ہو، اور جس میں لوگوں کے سفلی جذبات بھڑکا کر ناجائز طریقے سے آمدنی حاصل کرنے کا راستہ پیدا کیا جائے۔

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ یہ خدائی پابندیاں قرآن وسنت کے ذریعے عائد کی گئی ہیں، انھیں اسلام نے انسان کی ذاتی عقل پر نہیں چھوڑا کہ اگر اس کی عقل مناسب سمجھے تو یہ پابندی عائد کر دے اور اگر مناسب نہ سمجھے تو عائد نہ کرے۔ اس کی

وجہ یہ ہے کہ کسی چیز کی اچھائی یا برائی کا فیصلہ کرنے کے لیے بسا اوقات انسانوں کی عقلوں میں تفاوت اور اختلاف ہوتا ہے۔ ایک انسان کی عقل ایک چیز کو اچھا اور دوسرے انسان کی عقل اس کو برا سمجھ سکتی ہے، لہٰذا اگر ان پابندیوں کو محض عقلِ انسانی کے حوالے کیا جاتا تو اس بات کا امکان تھا کہ لوگ ان پابندیوں کو اپنی عقل کی روشنی میں نامناسب قرار دے کر معاشرے کو ان سے آزاد کر دیتے، اور چوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علم میں یہ پابندیاں ہر زمانے اور ہر جگہ کے لیے ضروری تھیں اس لیے ان کو وحی کے ذریعے ابدی حیثیت دی گئی، تا کہ انسان اپنی عقلی تاویلات کے سہارے ان سے چھٹکارا حاصل کر کے معیشت اور معاشرے کو ناہمواریوں میں مبتلا نہ کر سکے۔

یہیں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ خدائی پابندیاں جو قرآن وسنت نے عائد کی ہیں، بہر صورت واجب العمل ہیں، خواہ انسان کو ان کی عقلی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

محترم حضرات! انسانی زندگی کی دنیاوی فلاح کے لئے مال ومتاع ایک ناگزیر چیز ہے جس کا حصول اسلامی اصولوں کے مطابق دین ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ دنیا میں حصول زر کے بہت سارے طریقے ہیں انسان کبھی چوری کر کے مال ومنال میں اضافہ کرتا ہے کبھی غاصبانہ طریقہ پر اپنی پروپرٹی میں زیادتی کرتا ہے کبھی غریبوں اور ناداروں اور سماج ومعاشرہ کے افلاس زدہ حضرات کی دل شکنی کر کے روئے کھاتا ہے لیکن اسلام نے ان سب طریقوں پر قدغن لگادی اور فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫

اس آیت شریفہ میں اسلام کے اقتصادی نظام کو بڑے اصولی اور قانونی طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہا گیا کہ حصول مال اور بقدر ضرورتِ انسانی کسب معاش کرو۔ لیکن باطل طریقے سے نہیں، بلکہ باہمی رضامندی اور آپس میں معاملے کی خوش اسلوبی کا بھی لحاظ رکھو۔ تجارت تو ہو لیکن کسی کا حق نہ چھینو، مال حاصل تو کرو لیکن اسلامی اصولوں کے

مطابق، کسب معاش تو ہو لیکن دین کے دائرہ میں رہ کر، اور اس کی سینکڑوں مثالیں اسلامی تاریخ میں ملتی ہیں کہ اقتصادی و معاشی طریقوں کو شیدائیان اسلام، خود محسن اعظم اور پیروان دین حنیف نے استعمال کیا ہے۔ خود محسن اعظم نے تجارت کر کے امت کو اس کے تمام اصول وضوابط سے آگاہ کیا اور صاف لفظوں میں اپنے ہاتھ سے حلال کمائی کی طرف توجہ دلائی۔ السابقون الاولون میں ہمارے سامنے سیّدنا عثمان غنیؓ کی مثال موجود ہے تابعین میں امام ابوحنیفہ کی مثال ہے۔

محترم حضرات! اسلام کے اس اقتصادی نظام اور دین امین کے اس معاشی طرز کے برخلاف آج کی متمدن اور تہذیب یافتہ کہی جانے والی دنیا خصوصا یہود و نصاریٰ جو اقتصادیات کے میدان میں اپنا ثانی کسی کو نہیں سمجھتے ہیں جب ان کے اقتصادی نظام پر نظر ڈالیں گے تو فریب ہی فریب نظر آئے گا مجبوروں اور مفلسوں کے گاڑھے پیسے کی کمائی سرمایہ دار طبقہ موج مستی سے اڑا رہا ہے اور آج پورے عالمی پیمانے پر یہودی لابی بینکنگ نظام کو بڑی اہمیت دے رہی ہے جبکہ اس کا مکمل انحصار سود اور ربا پر ہے اور سود اور ربی غریبوں اور ناداروں کو اور بھی مفلس بنا دیتا ہے۔

محترم حضرات! اسلام کے اقتصادی اور معاشی نظام کے آگے دنیا کے تمام مذاہب کے نظریات انسانیت سوزی بھکمری مفلسی اور غربت پر مبنی ہیں سچ اور حقیقت ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں انسانیت نوازی اور غریب پروری ہے جس کی نظیر دنیا کا کوئی اور نظام نہیں پیش کر سکتا۔

وما توفیقی الا باللہ

اسلام سے ٹکرانے والوں کا انجام

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین امابعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ صدق اللہ العظیم

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

برادرانِ اسلام! ابتدائے آفرینش سے ہمیشہ حق وباطل کی معرکہ آرائی ہوتی رہی ہے، حق ہر زمانہ میں بے سروسامانی اور قلت اسباب کے باوجود کامیابی سے ہمکنار ہوتا رہا اور باطل ہمیشہ حکومت وسلطنت اور جاہ ومنصب کے باوجود مغلوب ہوتا رہا باطل نے ہمیشہ دین حق کے نقوش کو مٹانے کی کوشش کی، حق کی طاقت کو پاش پاش کرنا چاہا مگر وہ خود پاش پاش ہوگیا، اور صفحہ ہستی سے اڑتے ہوئے غبار کی طرح نیست ونابود ہوگیا آج ان کا نام تک لینے والا کوئی نہ رہا:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ

بلکہ ہم حق بات کو باطل پر پھینک مارتے ہیں سو وہ حق اس باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے پس وہ مغلوب ہوکر دفعتاً جاتا رہا۔

دوستو! نوح علیہ السلام ساڑھے نوسو برس تک اپنی قوم کو سمجھاتے رہے تبلیغ وتفہیم اور بحث ومناظرہ کا سلسلہ چلتا رہا حق وباطل کی اسی کشمکش میں صدیاں گزر گئیں، مگر قوم

Scanned by CamScanner

تھی کہ دین حق کے خلاف اپنے اصرار اور ضد پر اڑی رہی، صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ساری حجتیں تمام ہو گئی، اور حکم خداوندی آدھمکا:

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اے نوح! ایک طوفان کا عذاب آنے والا ہے اس لئے تم اس طوفان سے بچنے کے لئے ہماری نگرانی اور ہمارے حکم سے ایک کشتی تیار کر لو اور سن لو کہ مجھ سے کافروں کے نجات کے بارے کچھ گفتگو نہ کرنا کیونکہ وہ سب کے سب غرق کردئے جائیں گے نوح کشتی بنانے لگے، جب قوم ان کے پاس سے گزرتی ان کا مذاق اڑاتی کبھی کہتی پہلے نبی بنتے تھے اب کیا بڑھئی بن گئے؟ اور کبھی کہتی پانی کا کہیں پتہ نہیں تم کیا یہ کشتی خشکی پر چلاؤ گے؟ غرض پوری قوم نوح علیہ السلام کا مذاق اڑاتی رہی یہاں تک کہ وعدہ کے مطابق حکم خداوندی آدھمکا، بادلوں کو حکم ہوا کہ برس پڑیں، زمین کو حکم ہوا کہ ابل پڑے، فرشتوں کو حکم ہوا کہ تعذیب وسزا کے متعلق اپنے فرائض منصبی میں لگ جائیں، ایک مدت تک اس قدر پانی برسا کہ گویا آسمان کے دہانے کھل گئے زمین سے چشمے پھوٹ پڑے، درخت اور پہاڑ پانی میں چھپ گئے، اب سفینہ پر چند مخلصین کے سوا تمام ظالم وسرکش جن کے حق میں نوح علیہ السلام نے بددعاء کی تھی ''رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا'' سب کے سب طوفان نوح میں غرق ہو گئے۔

آج کہاں دھنس گئیں عاد کی وہ قومیں؟ جو دنیاوی زندگی پر مغرور ہو کر تکبر وتجبر کی نمائش کے لئے پہاڑوں کو تراش کر بڑے شوق سے اونچے اونچے منارے مضبوط ومستحکم پُرتکلف اور منقش ومزین عمارتیں بناتے تھے، جنہیں اپنی کاری گری اور قوت بازو پر بڑا ناز تھا غرور نے انہیں اس شبہ میں ڈال رکھا تھا کہ یہ یادگاریں اور پختہ عمارتیں کبھی بھی برباد نہ ہوں گی مگر جب خدا کے احکام اور دین حق کے خلاف اتر آئے تو خدا کا عذاب مسلط ہوا اور کچھ کام نہ آیا، سب کچھ کھنڈر اور ویرانے میں تبدیل ہو گیا، کیا حال ہوا قوم لوط کا جو اپنی غفلت ومدہوشی کے نشہ میں بالکل اندھی تھی، ان کو اپنی قوت کا نشہ تھا شہوت

پرستی نے ان کے دل و دماغ کو مسخ کر دیا تھا، وہ بڑے اطمینان کے ساتھ پیغمبر خدا سے جھگڑتے تھے، انہیں پتہ نہیں تھا کہ دین حق اور نبی برحق سے ٹکرانے کا انجام کیا ہوتا ہے، وہ لوط علیہ السلام کی باتوں پر ہنستے تھے اور موت انہیں دیکھ کر ہنس رہی تھی۔ چودھویں پارہ میں قرآن ان کی حرکتوں کو بیان کرنے کے بعد محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہے:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿۷۴﴾

آپ کی جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے۔ پس سورج نکلتے نکلتے ان کو آوازِ سخت نے آ دبایا۔ پھر ہم نے ان بستیوں کا اوپر کا تختہ تو نیچے کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر کے پتھر برسانا شروع کیے۔

حاکم بحرین ابرہہ نامی شخص نے جب کعبۃ اللہ پر بہت سے لشکروں اور ہاتھیوں کو لیکر حملہ کرنا چاہا، تو چھوٹی چھوٹی ابابیل نامی چڑیوں کے ذریعہ کس طرح اللہ رب العزت نے انہیں چھوٹی چھوٹی کنکریوں کے پتھروں سے تباہ و برباد کر ڈالا، ان عجیب و غریب پرندوں کی کنکریاں جسے لگتیں ایک طرف گھس کر دوسری طرف نکل جاتیں، ان کی دھار آج کی بندوقوں سے زائد کام کرتی تھی۔ تیسویں پارے میں سورۂ فیل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کیا ان کی تدبیر کو (جو کہ ویرانی کعبہ کے بارے میں تھی) سرتاپا غلط نہیں کر دیا۔ اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے۔ جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا۔

Scanned by CamScanner

دوستو! یہ تھا انجام حق کے خلاف لڑنے والوں کا جنہیں صفحہ ہستی سے اس طرح کچل دیا گیا کہ آج تک کوئی ان کا نام لینے والا باقی نہ رہا آگے بڑھئے مشرکین مکہ نے جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سنی تو آگ بگولہ ہو گئے نبی امی کے خلاف سازشیں رچی جانے لگیں، دین حق کو مٹانے کی خاطر اپنی جان ومال کو تج کر دیا مگر حق غالب ہوتا رہا، اسلام ترقی کرتا گیا اور جب یہ مجرمین اپنے جرم میں پکے ہو گئے تو پھر عذاب الٰہی کا سلسلہ شروع ہو گیا کبھی غزوۂ بدر کے ذریعہ ان کی کمر توڑی گئی کبھی غزوۂ احد کے ذریعہ پاش پاش کیا گیا اور کبھی غزوۂ خیبر وحنین کے ذریعہ حق کے خلاف لڑنے کا مزہ چکھایا گیا حتی کہ وہ دن بھی آہی گیا کہ اسلام چپہ چپہ میں پھیل گیا۔

مگر دوستو! پھر بھی باطل کسی نہ کسی شکل میں ابھرتا ہی رہا اور رب العلمین ہر فرعونِ وقت کے سر کو کچلنے کے لئے کوئی موسیٰ بھی پیدا کرتے رہے۔

اگر فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا تو ابوبکر صدیق نے اس کا مقابلہ کیا اگر خوارج نے قدم بڑھایا تو حضرت علیؓ نے اس کا جواب دیا اور جب بنو امیہ نے مظالم ڈھائے تو حضرت عمرو بن عبدالعزیز نے اس کا مقابلہ کیا جوں ہی صلیبی طاقتوں کا حملہ ہوا تو صلاح الدین ایوبی میدان میں آنکلے، اگر دہریت نے پنپنا شروع کیا تو مولانا محمد علی مونگیری نے انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا، جس وقت مرزائیت وقادیانیت نے جنم لیا تو عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ان کے چھکے چھڑا دئے، اور اگر برطانوی سامراج سے مقابلہ کا وقت آیا تو مولانا مظہر صاحب، شاہ عبدالعزیز، سلطان ٹیپو شہیدؒ اور بانی دارالعلوم دیوبند مولانا قاسم نانوتویؒ سر بکفن میدان میں کود پڑے۔ مؤرخین نے ان واقعات کو سنہرے قلم سے لکھا اور تاریخ نے اپنے سینہ میں محفوظ کر لیا۔ آپ تاریخِ عالم پڑھ کر دیکھ لیجئے اسلام کے روشن چراغ کو گل کرنے کی خاطر کتنے قارون اور فرعون وقت نے جنم لیا لیکن ان سب کے باوجود کیا اسلام مٹ گیا؟ حق کا چراغ بجھ گیا؟ اسلامی علوم وفنون دفن ہو گئے؟ اسلامی اقدار وروایات مٹ گئیں؟ نہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ جہاں

Scanned by CamScanner

بھی ان کے خلاف پروپیگنڈے کئے گئے وہاں وہاں اس کا قدم جمتا ہی گیا، مذہبی اعتبار سے جو اس کے مخالف تھے وہ اس کے حامی بن گئے اور جو بت ساز تھے وہی بت شکن بن گئے، اقبالؔ مرحوم نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

محترم حضرات! مختصر یہ ہے کہ باطل نے ہمیشہ حق کے خلاف سر اٹھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس طرح تباہ و برباد ہو گیا کہ اس کا نام لینے والا تک نہ رہا مگر اسلام جس طرح کل تھا آج بھی اسی طرح تابندہ و درخشاں ہے اور کل جو اس کا پیغام تھا آج بھی وہ پوری قوت کے ساتھ وہی پیغام دے رہا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

لیکن دوستو! آج پھر امت مسلمہ ایک نازک موڑ سے گزر رہی ہے پوری دنیا میں انہیں ترچھی نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے، سارا عالم اسلام دشمنی پر متحد ہو گیا ہے آج مختلف عناوین اور بہانوں سے مسلمانوں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں، یہ دشمنانِ اسلام آج ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو مشقت میں ڈالنا چاہتے ہیں لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ ان کی یہ سازشیں اور تدبیریں مسلمانوں کا کچھ بگاڑ دیں گی، نہیں ہرگز نہیں! مگر جب مسلمان خود ہی کمزور پڑ گئے تو دشمن ان پر مسلط ہو گئے ہم نے اپنا ملّی تشخص کھو دیا، تو یہ بوڑھے جوان ہو گئے ہم نے اپنے قرآن سے منہ موڑ لیا یہ حقیر ہمیں نوچنے لگے ہم نے اپنے رب حقیقی کو چھوڑ کر غیروں کا خوف دل میں بیٹھا لیا یہ بزدل ہم پر حملہ کرنے لگے۔ کیا آج ہم ان حقیر انسان سے بھی زائد بزدل ہو گئے۔ ”وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ“ کی خوشخبری کس کے لئے ہے؟ ”كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ“ کا مژدہ کس کے لئے ہے؟ غزوۂ بدر کا تاریخی کردار کس

Scanned by CamScanner

نے ادا کیا اور یہ ہمیں کیا سبق دے رہا ہے؟

چھوڑو بزدلی، بڑھاؤ قدم، پیدا کرو عزم و استقلال، اپنے دلوں میں ہمت اور جوش و ولولہ کی آگ روشن کرو اور صاف کہہ دو تاریخ کے ان اندھے اور کوروں سے کہ اپنی زبانیں روک لیں۔ کہہ دو ان سے کہ ہمارے صبر کا امتحان نہ لیں، سینکڑوں متکبر، مغرور و سرکش افراد کے جاہ و جلال کو ہم خاک میں ملا چکے ہیں، تمہارا انجام بھی یہی ہوگا، پھر کوئی تمہارا نام لینے والا نہ رہے گا۔

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم

سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

دوستو! یہ جنگ کوئی نئی جنگ نہیں بلکہ حق و باطل اور ایمان و کفر کی جنگ ہے دراصل یہ جنگ اسی دن سے وجود میں آ گئی تھی جس دن شیطان نے حکم باری تعالی سے سرتابی کی بنا پر الرجیم قرار دیا تھا وہی پہلا منکر اور پہلا کافر تھا یہی انبیاء علیہم السلام کے مقابل غرور فرعون وہامان کو لاتا رہا ابولہب و ابوجہل کے ہمراہ صف آرا ہوتا رہا، توحید پر اصرار کرنے والوں کو سولیوں پر چڑھاتا رہا، آگ میں پھنکواتا رہا، برہنہ تپتی ہوئی ریت پر داغتا رہا، اور کبھی آرے سے جسم کو دونیم کرتا رہا یہی ہے جو کبھی ہاتھیوں سے کعبہ پر حملہ کرواتا رہا کبھی لشکر لے لے کر نیل کے اس پار تک مسلمانوں کے تعاقب کرتا ہے کبھی تین سو تیرہ کے مقابلہ میں تین گنا زرہ پوش بزدلوں کو شکست و ہزیمت سے دوچار کرتا رہا، کبھی موحدین کو سولی پر لٹکواتا رہا اپنے مختلف نام رکھتا اور مختلف عقائد کی آڑ لے لے کر خونی جنگ کراتا ہے، کبھی فتنہ ارتداد کبھی صلیبی جنگ کبھی فتنہ خوراج کبھی مرزائیت کبھی انقلابی کبھی نیشنلٹ کبھی سوشلٹ اور کبھی کمیونسٹ کے روپ میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

دوستو! یہ معرکہ یہ مسابقت یہ مقابلہ یہ جنگ اور یہ جہاد ہمہ وقت اور ہر جگہ جاری ہے اور تا قیامت حق و باطل کی یہ کشمکش جاری رہے گی شاعر اسلام علامہ اقبالؒ نے تاریخ کی اسی مسابقت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

محترم سامعین !اپنے دستور کے مطابق زمانہ آج غروز کو سبق سکھانے کے لئے ابراہیم کی تلاش میں ہے فرعون کی ہلاکت و بربادی کے لئے موسی کی جستجو میں ہے ظالم وجابر کے پنجوں کو مروڑنے کے لئے سلطان ٹیپو شہیدؒ کو ڈھونڈ رہا ہے امت کی بے کسی وبے حسی دور کرنے کے لئے قاسم وعابد محمود و حسین کی تلاش میں ہے لہذا آؤ نئے حوصلہ، نئی امنگ نئے ولولہ اور نئے جوش کے ساتھ یہ عہد کریں کہ جب تک جئیں گے اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی شان کے ساتھ جئیں گے، پھر پرچم اسلام لہراتے ہوئے اور ترانہ گنگناتے ہوئے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیں گے اور پورے عالم کو دکھادیں گے کہ اسلام سے ٹکرانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

Scanned by CamScanner

علماء حق کی جرأت وبے باکی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، أما بعد:
قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الکریم:
وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ صدق اللہ العظیم

صدر محترم حاضرین جلسہ اور ہمدردانِ قوم وملت! ایمان کا دعویٰ اور اعلان کفر وبت پرستی سے بھری دنیا میں بڑا انوکھا اعلان ہوتا ہے بڑا ولولہ انگیز اور جلالی ہوتا ہے، اس سے ایوان کفر میں زلزلے آتے جاتے ہیں۔

بندۂ مومن کا یہ کلمہ حق صدائے دل نشیں بن کر گونجتا ہے جو فضائے بسیط پر چھا جاتا ہے، کائنات اس کے استقبال کے لئے بڑھتی ہے آسمان وزمین اس کے لئے اپنی وسعتیں وا کر دیتے ہیں، زمین کے ذرّے آسمان کے تارے کوہ وبیابان دشت ودمن، اس پر قربان ہونے کے لئے بے تاب ہو جاتے ہیں، چڑیوں کی چہچہاہٹ، جھرنوں کی نغمہ ریزی، سمندر کا بیکراں سکوت، پتیوں کی سرسراہٹ لال وگل کی رنگینیاں، غرض کہ چمنستاں ارضی کی ہر شئی اس کی دلآویزی میں کھو جاتی ہے اس کے تابع اور فرماں بردار بن جاتی ہے، لیکن دوسری طرف حق کی آواز بلند کرنے والوں کے خلاف ایک طبقہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ طاغوتی طاقتوں نے ہمیشہ ان کے خلاف سازشیں رچیں، ان کو ستایا گیا، تکلیفیں دی گئیں، خواہ وہ انبیاء ہوں یا رسل، صحابہ کرام ہوں یا تابعین یا تبع تابعین، یا دیگر بزرگان دین، ہر ایک دنیا والوں کی بے جا مخالفت ومخاصمت کے شکار ہوئے، ہر ایک پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا، ہر ایک کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں، وہ لوگ

Scanned by CamScanner

مارے گئے، ستائے گئے، ذلیل وخوار کئے گئے آرے سے چیرے گئے، زخمی ولہولہان کئے گئے، قید وبند کی مصیبتوں میں ڈالے گئے، کوڑے برسائے گئے، سولی دی گئی، پھانسی پر چڑھایا گیا، وطن سے بے وطن کیا گیا، تیر وسنان کا نشانہ بنایا گیا، لیکن ان سب مصیبتوں اور صعوبتوں کے باوجود مردانِ خدا کے پیروں میں جنبش تک نہیں آئی۔

اے ایمان والو! محمد عربی کا دم بھرنے والو، تمہیں کس کس طرح امتحان وابتلا کی بھٹی بنایا جائے گا تمہیں کندن بنانے کے لئے کس کس مرحلے سے گزارا جائے گا، اس کو قرآن کریم نے صاف اور واضح انداز میں بیان فرمایا ہے ہم تمہارا ضرور امتحان لیں گے کچھ خوف، کچھ فاقہ سے، کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور اے محمد ﷺ آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

میرے اسلامی غیور دوستو! یہ ہے اعلان قرآن جس کی کسوٹی پر اللہ رب العزت اپنے نیک بندوں کو پرکھتا ہے، چنانچہ خدا کے نیک بندوں نے اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو مکمل طور پر دین کے لئے ابتلاء آزمائش کی راہ میں ڈال دیا اور یہ لوگ اس راستہ میں مکمل کامیاب ہوئے۔

معزز حضرات! بقائے دین وتحفظ کے لئے انبیاء کرام سے لیکر صحابہ تابعین تبع تابعین نے جو قربانیاں پیش کی ہیں تاریخ کے صفحات اس داستان طویل سے بھرے پڑے ہیں۔ جلیل القدر صحابی ابی ابن عامر نے رستم کے دربار میں وہ ولولہ انگیز تقریر کی جس کو سن کر ایمانی حرارت پیدا ہو جاتی ہے، ایک چھوٹے سے گدھے پر سوار ہو کر، ایک چھوٹی سی تلوار اور بدن پر پیوند لگے کپڑے ہیں، رستم کے دربار میں جاتے ہیں تو دربان روک لیتا ہے لیکن وہ انتہائی ہمت وجرأت کے ساتھ جواب دیتے ہیں، میں خود نہیں آیا بلکہ بلایا گیا ہوں اس کے بعد پھر انتہائی جرأت کے ساتھ کہتے ہیں میں اس وجہ سے آیا ہوں تاکہ خدا کے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر خدا کی بندگی اور غلامی میں لگا دوں اور دنیا کی تنگی سے آخرت کی وسعت کی طرف بلاؤں۔ ادھر دیکھئے جانبازی اور

Scanned by CamScanner

بہادری تابعی جلیل سعید ابن جبیر کے ہاتھوں میں ہتھکڑی اور پیروں میں بیڑی ہے حجاج کے دربار میں لائے جاتے ہیں باطل ان کو جھکانے کے لئے تمام حربے استعمال کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود باطل کے سامنے سر جھکانے کو تیار نہیں شہید کر دئے جاتے ہیں۔

اور تاریخ کے صفحات پر نظر ڈالئے حضرت امام ابوحنیفہ کو منصب قضاء کے لئے مجبور کیا گیا قبول نہ کرنے کے باعث ان کے جسم پر کوڑے برسائے گئے، اسی حالت میں کسی نے زہر دے دیا اور آپ شہید ہو گئے لیکن منصور کے دربار میں باطل کے سامنے مرد مجاہد امام ابوحنیفہ کا سر نہیں جھکا میں آپ کو کہاں تک مردان حق کی داستان سناؤں، ادھر دیکھئے امام مالکؒ کو جعفر والی مدینہ نے کہلا بھیجا کہ آپ جبری طلاق کے عدم وقوع کا فتوی نہ دیا کریں اس سے لوگ بیعت کے صحیح نہ ہونے کا مسئلہ نکال لیں گے، لیکن امام صاحب نے پرواہ نہ کی اور اپنا مسلک بیان کرتے رہے، جعفر نے غضبناک ہو کر ان کو کوڑے لگانے کا حکم دیا ستر کوڑے لگائے گئے اس کے باوجود باطل کے سامنے امام مالکؒ کا سر نہیں جھکا اسی پر بس نہیں ہوا بلکہ دونوں ہاتھ مونڈے سے اتر گئے اونٹ پر سوار کر کے پورے شہر میں گشت کرایا گیا، اس کے باوجود امام کے پائے مبارک میں جنبش تک نہیں آئی۔

ادھر دیکھئے امام احمد بن حنبل کو انہوں نے حق کی خاطر بے شمار مصیبتیں جھیلیں، خلقِ قرآن کے مسئلہ کو لے کر امام احمد پر معتزلہ کی ہم خیال حکومت نے طرح طرح کے ظلم وستم کئے مامون رشید اور معتصم باللہ اور واثق باللہ کے دور میں بہت سارے علماء محدثین کو جو خلق قرآن کے منکر تھے قید و بند کی سزائیں دی گئیں قتل بھی کئے گئے، ان سب میں سب سے زیادہ سخت امتحان امام احمد کا ہوا یہ بھی خدا کے شیر صفت بندے تھے جنہوں نے زندگی کے ہر موڑ میں غیر خدا کے حکم کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا، ادھر دیکھئے مجاہد آزادی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ حضرت شیخ الہندؒ انگریزی حکومت کے خلاف بغاوتیں کرتے ہیں اور انگریزوں سے میدان جہاد میں برسرپیکار ہو جاتے ہیں لیکن انگریزوں کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں اور حضرت شیخ الہندؒ مالٹا کی جیل خانے میں

Scanned by CamScanner

نظر بند بھی کئے گئے، انگریز آتا اور کہتا اب فتویٰ جہاد کا ختم کر دو ہم چھوڑنے کے لئے تیار ہیں حضرت شیخ الہندؒ نے جیل خانہ میں رہنا گوارہ کیا لیکن انگریزوں کے سامنے بزدلی اور نامردی نہیں دکھائی۔

دوستو! یہ ہیں ہمارے اکابر جنہوں نے ہر دور میں سنت نبی پر چلتے ہوئے باطل کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا اور حق کا بول بالا کر گئے، سرفروشی کے عزائم رکھنے والوں اور باطل کی ایوان میں زلزلہ برپا کرنے والوں کی داستان بہت طویل ہے، مجاہد آزادی ٹیپو سلطان شہید کو کون نہیں جانتا جس نے انگریزوں کے چھکے چھڑا دئے لیکن اپنوں کی غداری کے باعث جام شہادت نوش فرمایا ان ہی کا کہنا تھا کہ شیر کے ایک دن کی زندگی گیدڑ کے ہزار سال کی زندگی سے بہتر ہے۔

چمنستان اسلام کے رکھوالو! شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانیؒ سے کون واقف نہیں ہیں وہ مجدد الف الثانی ہیں جنہوں نے اکبر کے دربار میں انتہائی جرأت و بے باکی سے کلمہ حق بلند کیا اور دین الہی جو اکبر نے ایجاد کیا اس کا ملیامیٹ کر دیا اور باطل دم دبا کر بل میں جا گھسا، یہ ہے خدا کے شاہین صفت بندوں کی زندگی کی ادنی سی جھلک جن کا تذکرہ سن کے آج بھی کفر کے ایوان میں زلزلہ برپا ہو جاتا ہے ہمارے ان اکابر کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر جانبازی اور بہادری کا ثبوت دینا چاہئے۔

کبھی میں مرعوب ہوتا نہیں شور سلاسل سے
نہیں ڈرتا میں کبھی بازوئے قاتل سے
کبھی میں دار پر چڑھ کر وفا کے گیت گاتا ہوں
کبھی شیر خدا بن کر باطل کو مٹاتا ہوں

وما علینا الا البلاغ

مسلمانوں کی زبوں حالی اور اس کا سبب

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، أما بعد:

قال اللہ تعالیٰ: إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

وقال أیضا: وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

صدق اللہ العظیم

تابکے خواب تغافل میں رہے گا مسلم
ہوش میں آکے ذرا دیکھ تو پستی اپنی
پائے تحقیر سے ٹھکراتی ہے دنیا تجھ کو
اور تو بھول گیا قوم پرستی اپنی

صدر محترم معزز سامعین کرام، مہمانان عظام! آپ حضرات تو عصر حاضر کے حالات سے بخوبی واقف ہیں اور آپ پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہیں کہ عالم انسانیت مسلمانوں کے ساتھ کیا برتاؤ کر رہا ہے اور امت مسلمہ کس قدر زبوحالی اور پریشانی کے عالم میں ہے، اس لئے وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ارباب انجمن نے جو موضوع متعین کیا ہے وہ مسلمانوں کی زبوحالی اور اس کا سبب ہے، تاکہ مسلمانوں کو احساس دلایا جائے اور یہ بتایا جائے کہ آج مسلمانوں کو کیوں ہر طرف ذلت و پستی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آج مسلمان کیوں ذلیل وخوار ہو رہے ہیں، آج مسلمانوں پر ہر طرح کے مظالم کیوں ڈھائے جارہے ہیں آج امت مسلمہ کیوں مجبور محض ہو چکی ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے کیوں ایسا ہو رہا ہے۔

برادران اسلام! الحمد للہ ہم مسلمان ہیں خدا کے پسندیدہ مذہب کے پاسدار ہیں، ایسا دین جس کو خدا نے رضا و مقبولیت سے نوازا ہے کامل و اکمل بنا کر گزشتہ تمام ادیان

Scanned by CamScanner

ومذاہب کومنسوخ کر دیا اس دین کامل نے اپنے متبعین سے نہ صرف اخروی زندگی کی نجات وفلاح کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ دنیا میں علوشان وسربلندی کا وعدہ فرمایا ہے اگر تم نے مقتضیات ایمان پر عمل کیا اور کمالِ ایمان کا ثبوت دیا تو پھر کامیابی وکامرانی حاصل ہوگی، ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

محترم حضرات! یہ آیت کریمہ بھی ایسے وقت نازل ہوئی جب کہ صحابہ کرام غزوۂ احد کی ہزیمت سے خوف وہراس کے عالم میں تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشخبری دی کہ اے مسلمانوں غم وفکر کی ضرورت نہیں تمہاری ہی قیادت وسیاست رہے گی تم ہی سربلند رہو گے فوز وفلاح تم ہی کو حاصل ہوگی نجات تمہارے قدم چومے گی بشرطیکہ تم کامل مومن بن جاؤ۔

ملت اسلامیہ کے دھڑکتے دلو! چنانچہ ایسا ہی ہوا تاریخ شاہد ہے کہ صحابہ کرام نے طرح طرح کی ابتلاو آزمائش ومصائب وآلام کے ذریعہ امتحان دیا، پھر جب صحابہ کرامؓ نے ان تمام شدید ترین مراحل سے گزر کر اپنے ایمانِ کامل کا ثبوت دیا تو اللہ نے اپنا وعدہ اصحاب رسول پر سچ کر دکھلایا صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ نے فتح ونصرت کے دروازے کھول دیے دولت وثروت کی فراوانی سے نوازا عظمت وشوکت کی بلندی پر پہنچا دیا، حکومت واقتدار سے سرفراز کیا جب کہ ان کا قبل از اسلام کا زمانہ غربت وتنگدستی، ذلت وپستی، وحشت ودرندگی زبوں حالی ودرماندگی سے لبریز تھا۔

ملت اسلامیہ کے غیور نوجوانو! قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی ایمانی حمیت ایمانی طاقت اور ایمانی ولولہ نے بہت سے محیر العقول کارنامے سچ کر دکھائے، اس طاقت نے ان کو دشمنان اسلام کی طاقت سے بے رعب ہو کر حملہ کرنا سکھایا اسی طاقت نے ان مجاہدین حق میں بحر ظلمات میں گھوڑے دوڑانے کی جرأت وہمت پیدا کی اور صحرائے افریقہ کے جنگلات کو عبور کرنے کا حوصلہ دیا اسی طاقت نے طارق بن زیاد کی فوجوں کو اندلس کے ساحل پر اپنی کشتیوں کو نذر آتش کر کے واپسی کے ذریعہ کو ختم کرنے کی ہمت

Scanned by CamScanner

عطا کی اور معتزلہ کے پیدا کردہ فتنہ خلق قرآن اور دیگر باطل نظریات سے دو دو ہاتھ کرنے اور ان کی پشت پناہ حکومتوں سے ٹکرانے کی جرأت پیدا کی، اور صلاح الدین ایوبی کو صلیبیوں سے ٹکرانے اور بیت المقدس آزاد کرانے کا حوصلہ دیا۔

لیکن دوستو! آج ہم امت مسلمہ کی جانب ایک نظر اٹھاتے ہیں تو قرون اولی کے مسلمانوں کے برخلاف حالات دیکھتے ہیں، آج امت مسلمہ کا وہ رعب ودبدبہ باقی رہا کہ وہ بے رعب ہو کر دشمن پر حملہ کر سکے نہ آج امت مسلمہ کے اندر وہ جرأت وہمت باقی رہی کہ وہ بحر ظلمات میں اپنا گھوڑا دوڑا دے اور کسی ہلاکت خیز سمندر کو عبور کر سکے اور وہ ایمانی قوت وطاقت بھی ان میں باقی نہ رہی کہ وہ ابھرتے ہوئے فرقِ باطلہ کا منھ توڑ جواب دیکر ان کی دھجیاں فضاء میں اڑادیں، الغرض آج مسلمانوں کی حالت تباہی وبربادی کے آخری نشان تک پہونچ چکی ہے کسی نے اس کا نقشہ خوب کھینچا ہے۔

بہارِ نو تھے تم ماضی میں اب بادِ خزاں تم ہوں
نشان راہ تھے ماضی میں اب تو بے نشاں تم ہو

ملت اسلامیہ کے غیور نوجوانو! آج ہر جگہ مسلمان ستایا جارہا ہے شعائر اسلام کے جنازے نکالے جارہے ہیں، مسلمانوں کو گھروں سے بے گھر کیا جارہا ہے، مسلمانوں کے خلاف خفیہ طور پر سازشیں رچی جارہی ہے مسجدوں کو مندروں میں تبدیل کیا جارہا ہے، مسلمانوں کا رشتہ نام نہاد دہشت گردی سے جوڑا جارہا ہے، مسلمانوں کی عزت وناموس کو برباد کرنے اور ان کو بے راہ کرنے کے لئے نوجوانوں کو سنیما، ٹی وی، شراب نوشی، قمار بازی، اور ناچ گانے کا عادی بنایا جارہا ہے، اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے مدارس ومکاتب پر پابندی عائد کی جارہی ہے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روکا جارہا ہے بچوں کو وندے ماترم پڑھنے پر مجبور کیا جارہا ہے، بچوں کو اسکول وکالج میں لے جاکر مرتد کیا جارہا ہے ہماری ماؤں بہنوں کو پردہ سے روکا جارہا ہے، ہماری مقدس کتاب قرآن کریم کے ساتھ بے حرمتی کی جارہی ہے، شعائر اسلام کو نافذ کرنے پر بھی پابندی لگائی

جارہی ہے، کیا بتاؤں کہاں تک بتاؤں حتی کہ آج ہماری فکر و سوچ کے پیمانوں کو اپنے من مانے اور خود ساختہ اصولوں کا پابند بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، الغرض ہمیں ہر طرح کے ظلم و ستم کی چکی میں پیسا جارہا ہے۔

ایک ہنگامہ محشر ہو تو اس کو بھولوں
سینکڑوں باتوں کا رہ رہ کر خیال آتا ہے

ملت اسلامیہ کے غیور نوجوانو! کب تک خواب غفلت میں پڑے رہو گے کب تک ان تمام ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہو گے، کب تک اپنی ماؤں اور بہنوں کی عزت و ناموس کو لٹتے ہوئے دیکھتے رہو گے، کب تک ان مظلوموں کی آہ و بکا خاموشی سے سنتے رہو گے، کب تک شعائر اسلام کی توہین دیکھو گے، اٹھو اور بیدار ہو جاؤ غفلت کی چادر چاک کر کے عقل و ہوش کی زرہ پہن لو اور برسر عالم یہ اعلان کر دو!

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار لے چکا ہے تو امتحاں ہمارا

ذرا غور کرو کہ آخر وجہ کیا ہے کہ آج ہم پر تمام مظالم ڈھائے جارہے ہیں آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

ملت اسلامیہ کے پاسبانو! اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ آج ہم دین سے کوسوں دور بھاگ گئے ہیں، آج ہمیں اپنے ایمان کا پاس و لحاظ تک نہیں رہا۔ ایمانی قوت و حرارت ہمارے اندر سے رخصت ہوگئی، رگِ حمیت میں ولولہ پیدا کرنے والا خون سرد ہو گیا، روح و جسم ایمانی افکار و خیالات سے آزاد ہو گئے، دردِ دل اور سوزِ جگر کی نعمت سے ہم محروم ہو گئے، ہم حقیقت ایمان سے متصف نہیں بلکہ اسم ایمان سے موسوم ہیں، مؤمن کامل نہیں بلکہ ناقص ہیں، ہمارے پاس ایمان کا دعویٰ تو ہے ایمان کی روح سے یکدم نا آشنا ہیں، آج ہمیں قرآن سے تعلق نہیں رہا ورنہ تو آج بھی خدا تعالی کا فرمان اپنی تمام تر تاثیر و توانائی کے ساتھ موجود ہے، قرآن ہمیں للکار رہا ہے:

Scanned by CamScanner

"اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ" اور "وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" مگر ہم اس کو سننے والے نہیں۔ اے مسلمانو! آؤ اور وانتم الاعلون کے وعدۂ جانفزا سے اپنے سینوں میں گرمی اور عزائم میں یہ صلابت پیدا کریں کہ بشارت عظمیٰ صرف عہدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اس خطاب میں قیامت تک کے مسلمان شامل ہیں جس دور کے مسلمانوں میں بھی ان کنتم مؤمنین کی شرط اپنے تمام تر جمال وکمال کے ساتھ پائی جائے گی تو سربلندی ان کو نصیب ہوگی، (عصر حاضر کے مسلمان بھی اس میں داخل ہیں ہم بھی ایمان کی نعمت سے بہرہ یاب ہے) یہ شرط ہم اپنے اندر پیدا کرلیں انشاءاللہ تعالیٰ آج ہمارے خلاف کسی کو انگلی اٹھانے کی ہمت وجرأت نہیں ہوگی، پھر ہمارے اندر سے زبوحالی اور پریشانی ختم ہوجائے گی۔

اسلام کے غیور نوجوانو! آج زمانہ اور اس کے حالات اور مسلمانوں پر آنے والے نئے نئے خطرات آپ سے یہ تقاضہ کرتے ہیں کہ اپنے اندر بلالی شان پیدا کیجئے، اس صنم کدۂ کفر کو لرزادیں اپنے اندر فاروقی جذبہ پیدا کیجئے کہ کفر سرنگوں ہوجائے اپنے اندر صدیقی عزم پیدا کیجئے کہ ارتداد والحاد کا زور ٹوٹ جائے، اپنے اندر حیدری شان پیدا کیجئے کہ قصر باطل منہدم ہوجائے، اپنے اندر حسینی جذبہ پیدا کیجئے کہ سر اطاعت اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکے، اپنے اندر ایوبی ولولہ پیدا کیجئے کہ باطل راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہوجائے، محمد بن قاسم کی روح پیدا کیجئے کہ ہندوستان میں اسلام زندہ رہ سکے۔ آج ضرورت ہے اس بات کی کہ مسلمانان عالم اپنی حالت کو بدلیں اپنا محاسبہ کریں اپنے جرم کو دوسروں پر تھوپنے کے بجائے اعتراف گناہ کرکے بارگاہ رب العالمین میں استغفار وتوبہ کرلیں اپنے اعمال میں درستگی پیدا کریں۔ ایمان میں صلابت اور اخلاق میں حلاوت اور کردار میں صداقت پیدا کریں، پھر انتم الاعلون کی اثر آفرینی کا علمی مشاہدہ کریں ورنہ حالات بگڑتے ہی جائیں گے، قرآن ہم سے کہتا ہے کہ وہ قوت

Scanned by CamScanner

کب آئے گی جب مسلمانوں کے دل اللہ کے ذکر سے لرزاں و ترساں ہوں گے قرآن للکار رہا ہے اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ تمناؤں کی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور نصرت خداوندی کا انتظار کر رہے ہیں، کیا مدد ایسے ہی آ جائے گی نہیں بلکہ جب ہمارا رشتہ خدا سے مضبوط ہوگا تب خدا کی نصرت ہوگی۔

فضاء بدر پیدا کر فرشتہ تیری نصـــرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اور طارق بن زیاد کی یہ بات آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ:

فرار کی راہیں مسدود ہو چکی ہیں، پر شوب سمندر تمہارے پیچھے ہے، خونخوار دشمن تمہارے سامنے! راستی و پامردی کے سوا اب کوئی چارہ نہیں۔

اللہ تعالی امت مسلمہ کو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلائے۔ اس کو ظالموں کے ظلم سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

وما توفیقی الا باللہ

ہمارا ماضی اور مستقبل

الحمدللہ علی نعمائہ الشاملۃ والائہ الکاملۃ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد المصطفی واٰلہ المجتبیٰ، امابعد! فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ؕ صدق اللہ العظیم

یہ خاموشی کہاں تک لذت فریاد پیدا کر
زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں
سن اے غافل صدا میری یہ ایسی چیز ہے جس کو
وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں

سامعین کرام! مسلمان اس صفحۂ ہستی پر بہ حیثیت قوم ایک زندہ اور دلاور قوم ہے تاریخ کے ہر دور میں اس قوم مسلم کے اولوالعزم بہادروں اور جانباز دلاوروں نے وقت کی ہر آہنی دیوار پر تیشہ زنی کی ہے چمنستانِ دہر کی ہر کلی ہر شگوفہ کو اپنے خون کی سرخی عطا کی ہے شاہراہ تاریخ پر اپنی جوانمردی اور ثبات قدمی کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں اور اپنے خون وجگر سے عروس زمانہ کی حنابندی کر کے رشک عروساں بنایا ہے آج کے اس اہم اور تاریخ ساز اجلاس میں اسی قوم مسلم کی تاریخ ماضی حال اور مستقبل کے آئینہ کو پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں مگر اس احساس کے ساتھ۔ کہ

میری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی
میں حرفِ زیرِ لب شرمندہ گوشِ سماعت ہوں

محترم حضرات! طلوع اسلام اور بعثت محمدی کے اولین دن سے دنیا میں مسلمانوں کا من حیث القوم وجود ہوتا ہے جب ہادیٔ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار پر خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور

صدیق اکبرؓ حضرت علیؓ حضرت زیدؓ اورام ایمنؓ نے لبیک کہا اس قلب بے قرار سے آواز کا بلند ہونا تھا کہ اس نے دنیائے کفر و جہالت کی نیند میں مست لوگوں کو بیدار کر دیا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلوص وللّٰہیت کے عظیم الشان جذبہ فراواں سے یہ للکار لگائی اور خدائے بزرگ و برتر کا یہ پیغام اس دردمندی اور سوزِ جگر سے نشر کیا کہ عالم انسانیت کے پاکیزہ فطرت ذھنوں کی گرہیں کھل گئیں صفا کی بلند و بالا چوٹیوں سے یا ایھا الناس قولو لا الہ الا اللہ تفلحوا کی آواز مکہ کے اندر کفر و شرک کے دلدادہ افراد کو اجنبی محسوس ہوئی۔

پھر کیا تھا عداوت و دشمنی کا لامتناہی سلسلہ چل پڑا حوادث وآفات کی مسلسل یورشیں شروع ہوگئیں، جبر و استبداد کی کہانی کا ایک نیا باب کھل گیا مخاصمت ومخالفت کے طوفانی تھپیڑے اسلام کے شیش محل سے ٹکرانے لگے، طعن و تشنیع کے زہر آلود تیر ہر چہار جانب سے برسائے جانے لگے اور داعی اسلام کو تہمتوں کی یلغار سے سازشوں کی بھرمار سے ظلم وستم کی تلوار سے اور ایمان شکن للکار سے زیر کرنے کی ناروا اور نازیبا حرکات کی ایک داستان تاریخ عالم میں رقم ہونے لگی وہی محمد بن عبداللہ جو اب رسول اللہ کی شکل میں انسانیت کا سب سے بڑا محسن ہے اسے شاعر و کاہن کہا جانے لگا ساحر و مجنوں کہا جانے لگا، لیکن قربان جایئے آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثبات قدمی واولوالعزمی اور عالی ہمتی پہ جس نے داعیانہ حسن منصب نبوت کی کماحقہ' ادائیگی میں ایک دقیقہ بھی فرد گزاشت نہیں کیا اور الاسلام یعلو ولا یعلی کی حقیقت اور آشکارا ہوتی رہی۔

محترم مضرات! پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب العلمین کے حکم سے ایک ایسا جامع منشور اور دستور پیش کیا جس میں پوری انسانیت نے اپنی نجات محسوس کی، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنا سنہرا مستقبل دیکھا اور ماضی کی زنجیروں سے خلاصی کی تدبیریں پائیں۔

پھر کیا تھا کفر و شرک اور تاریکیوں سے بھری ارضِ مکہ سے ایمان ویقین اور اسلامی

Scanned by CamScanner

تعلیمات اور ربانی تلقینات سے مکمل بن سنور کر ابو بکر صدیق ﷺ ابھرے عمر فاروق وجود میں آئے خالد بن ولید پیدا ہوئے بلال حبشی پیدا ہوئے عثمان و علی پیدا ہوئے پھر نبوت و رسالت کی صداقت نے ایک قافلہ مردان حق کی صورت اختیار کر لی اور دیکھتے ہی دیکھتے مذہب اسلام جو کل تک اجنبی تھا عالم کے اطراف میں پھیلنے لگا۔

معزز سامعین! یہ مسلمان قوم جس کا ابتدائی دور ابتلاو آزمائش کی لرزہ خیز داستان ہے اور مظالم واستبداد کی ایک کہانی ہے لیکن ابتلاو آزمائش اور مظالم واستبداد کی انہیں اندھیاروں سے ایک ایسی صبحِ تجلی نمودار ہوئی جس کی روشنی سے روم، فارس، افریقہ وخراسان کی سلطنتوں کی آنکھیں چندھیاں گئیں، وہ اربابِ تاج وتخت جن کے غرور اور استکبار و تعلّی کا یہ عالم تھا کہ شاہانِ مملکت کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے آج وہیں مسلمانوں کے نام سے کانپنے لگے، مسلمانوں کا ماضی بڑا روشن بڑا تابناک ہے ماضی کے جھروکے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کے صدقے ہمیں لوح تاریخ پر ایسے ایسے محیّر العقول کارنامے ملتے ہیں جو کسی اور قوم کی تاریخ میں نہیں ملتے رسول ﷺ کی تربیت سے ایک ایسی جماعت وجود میں آئی جس کے سامنے قیصر کسریٰ کی سلطنتیں کچھ حیثیت نہیں رکھتیں، مسلمانوں کا ماضی اگر جاننا ہو تو دجلہ وفرات کی طغیانیوں سے پوچھو، افریقہ کے جنگلوں سے پوچھو، ہواؤں کی برق رفتاری سے پوچھو، اس ماضی کی عکاسی شاعر مشرق نے اس انداز میں کی ہے:

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

سامعین کرام! آپ اسلامی تاریخ کا مطالع کرتے جائیں پہلی صدی ہجری سے لے کر آگے کی کئی صدیوں تک آپ کو نظر آئے گا کہ سلطنتیں تھیں تو مسلمانوں کی، حکومتیں تھیں تو مسلمانوں کی، رعب ودبدبہ تھا تو مسلمانوں، کا جاہ وجلال مال ومنال تھے تو مسلمانوں کے، عزت وشرافت، عظمت وشوکت، حشمت اور ہمت تھی تو مسلمانوں کی؛

Scanned by CamScanner

لیکن افسوس ہوتا ہے حال کو دیکھ کر وہ شان وشوکت، حشمت ووجاہت، حکومت وسلطنت جن پر کل تک صرف ہماری ہی اجاداری تھی جو کل تک صرف ہمارا مقدر تھی وہ کہاں چلی گئی پس آج ہمارا وجود من حیث القوم ذلت وادبار نکبت وپستی کے سوا کچھ نہیں رہا آج مسلمانانِ عالم پر عرصۂ حیات تنگ ہے سفینۂ حیات طوفان وحوادث کے مسلسل تھپیڑے کھا رہا ہے، خصوصاً ہندوستان میں متاعِ دین وایمان پر نقب زنی کی کوششیں ہیں شعائر اسلام کو شکوک وشبہات کی نگاہوں سے دیکھا جارہا ہے، مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کی جارہی ہے مدارس ومساجد پر تہمتیں لگائی جارہی ہیں، مقابر وخانقاہ کے خلاف سازشیں رچی جارہی ہیں، عصمتوں کی پامالی کی جارہی ہے، دوشیزاؤں کی تقدس مآبی پر حملہ، مریم صفت ماؤں اور بہنوں کے ساتھ بے حیائی نوجوانوں کا قتل، نوخیز بچوں کی غارت گری، بزرگانِ دین کا استہزا ومزاق علماء وطلباء کا تمسخر، مسلم اقلیت کے ساتھ عصبیت کا ننگا ناچ آئے دن کی واردات میں شامل ہے، مسلمانوں کا ماضی تو تابناک اور روشن تھا لیکن اس قوم کا حال ظلمت وتاریکی سے عبارت ہے، منصوبہ بند پیمانے پر سازشوں کا نشانہ مسلمان ہیں، اس دنیا کی تمام طاقتیں پلان کررہی ہیں تو مسلمانوں کے خلاف، فلسطین وکوسوا، اور چیچنیا میں خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے تو مسلمانوں کے خون سے افغانستان میں تباہی وبربادی کو رواج دیا جارہا ہے تو مسلمانوں کے لئے عراق میں بمباری ہورہی ہے تو صرف اس لئے کہ وہ مسلم ملک ہے یعنی مسلمانوں کے اوپر موجودہ زمانہ ایک سے تاریک تر ہوتا جارہا ہے، کبھی ہندوستان صوبہ گجرات میں منظم طریقہ پر مسلمانوں کی نسل کشی ہورہی ہے تو کبھی مسلمانوں کی مساجد کو چھینا جارہا ہے مدارس کو دہشت گردی کا اڈہ کہا جارہا ہے اور مدارس سے وابستہ افراد کو مجرم گردان کر انہیں حوالات اور جیل کی تاریک کوٹھریوں کے حوالہ کیا جارہا ہے۔ آخر یہ ظلم کب تک ہوتا رہے گا؟؟

محترم حضرات! سوال یہ پیدا ہوتا ہے جس قوم مسلم کا ماضی اتنا شاندار اتنا روشن اتنا تابناک تھا جن مسلمانوں نے کبھی عزت وشرافت فتح ونصرت، عظمت وحشمت، اور

شوکت کے پرچم پوری دنیا میں لہرائے تھے پوری دنیا پر حکومت کی تھی آخر وہ قعرِ ندامت میں کیسے جا پڑے نکبت و پستی کے اندھیرے غاروں نے انہیں کیوں نگل لیا، ان کی تاریخ اور روشن کارناموں کی پردہ پوشی کیوں کی جانے لگی انہیں اغیار کیوں آنکھیں دکھانے لگے ان کے مقابلے بھیڑیے کیسے شیر ہو گئے۔

محترم حضرات! اس راز سربستہ سے پردہ اٹھانے کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ماضی کے جاہ و جلال، مال و منال، عزت و شوکت کے حصول میں جن اصولوں پر قوم مسلم کاربند تھی اس سے رشتہ کس قدر باقی ہے، دستور حیات اور قانون زندگی سے تعلق کتنا استوار ہے افسوس ہوتا ہے کہ قرآن مقدس آج صرف ہمارے طاقوں کی زینت بن کر رہ گیا ہے اسلامی تعلیمات کو خود مسلم قوم نے فرسودہ اور نا قابل عمل تصور کر لیا ہے دینی اصولوں کو خود مسلم قوم نے پس پشت ڈال دیا ہے، اسی پر شاعر مشرق نے کہا ہے۔

جب سر میں ہوائے طاعت تھی سرسبز و شجر امید کا تھا
جب صرصر عصیاں چلنے لگی اس پیڑ نے پھلنا چھوڑ دیا
اللہ کی راہ اب بھی ہے کھلی آثار و نشاں سب قائم ہیں
اللہ کے بندوں نے لیکن اس راہ پر چلنا چھوڑ دیا

محترم حضرات! میں نے مختصر طور پر مسلمانوں کے ماضی و حال کو بیان کر دیا اور حال کی زبوں حالی پس ماندگی ذلت و رسوائی کا سبب بھی بتایا اگر ہماری روش یہی رہی اگر ہم نے اسلامی اصولوں کو اپنایا نہیں تو ہمارا مستقبل حال سے بھی تاریک ہوگا ہم مٹ جائیں گے ہمارا نام و نشان تک باقی نہ رہے گا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانو
تمہاری داستاں بھی نہ ہوگی داستانوں میں

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

اسلام میں پردے کی حقیقت

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، أما بعد:

فأعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى. صدق اللہ العظیم

برادران اسلام! آج کی اس پر رونق بزم میں پردہ کے موضوع پر لب کشائی کی جسارت کر رہا ہوں جو ہمارے معاشرے میں ایک خطرناک روگ بن کر پھیلتا جا رہا ہے، میں آپ حضرات سے حوصلہ افزائی کی امید کرتا ہوں۔

بے پردگی کا رواج خوشنما کانٹوں کی مالا ہے

نئی تہذیب سے ہوشیار یہ تاریک اجالا ہے

محترم حضرات! اسلام کی آمد سے قبل دنیا کفر و شرک اور ظلمت و ضلالت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی، انسانوں سے انسانیت ختم ہو چکی تھی، عورتوں کا وجود منحوس سمجھا جاتا تھا، لڑکیوں کی پیدائش پر خوشیوں کی محفلیں ماتم سے بدل جاتی تھیں، جیسا کہ آج بھی ہو رہا ہے کہ جس گھر میں لڑکی پیدا ہو جاتی ہے اس گھر میں بجائے خوشی کے ماتم اور اداسی چھا جاتی ہے اور مرد کا چہرہ سوکھے ہوئے پھول کی طرح مرجھا جاتا ہے اور لڑکی جننے والی عورت کو منحوس سمجھا جاتا ہے اور اس کو لعن طعن کی جاتی ہے اور بعض دفعہ مرد غصہ میں طلاق دے دیتا ہے اور معاملہ یہیں تک بس نہیں ہوتا بلکہ بعض درندہ صفت انسان اپنی عورت کو موت کے گھاٹ بھی اتار دیتے ہیں، الغرض کسی نے اس کو شیطان سے تشبیہ دی اور کسی نے اس کو میراث سے محروم رکھا اور ان کے ساتھ جانوروں جیسا برتاؤ بھی جائز سمجھا جاتا ہے۔

لیکن اسلام نے عورتوں کو عزت بخشی انکی حفاظت کا مکمل انتظام کیا اور ان کو پردہ

Scanned by CamScanner

جیسی عظیم نعمت اپنانے اور بے پردگی اور بے حیائی سے مکمل طور پر بچنے کا حکم دیا چنانچہ ایک موقع پر ارشاد باری ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (سورہ احزاب آیت ۳۲)

اس آیت کے ذریعہ عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے گھروں کو ہی اپنا مسکن بنائیں اپنے گھروں میں ہی رہیں، اور زمانہ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر اپنے حسن و جمال کی نمائش نہ کرتی پھریں، کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، حکماء، علماء اور دنیا کے تمام باعزت اہل عقل کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورتوں کو دیکھنے سے جس طرح مردوں کے دلوں میں فریفتگی اور کشش پیدا ہوتی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی مردوں کے دیکھنے سے ان کے دلوں میں میلان پیدا ہوتا ہے، جو بسا اوقات ناجائز طریقے سے اپنی خواہش اور شہوت کے پورا کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور یہی چیز طرفین کی عزت وناموس اور حسب نسب کی تباہی و بربادی کا سامان فراہم کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے قول "فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا" کے ذریعہ عورتوں کو یہ حکم دیا کہ اگر گھر میں بیٹھے بیٹھے نامحرم مرد سے بات کرنے کی اشد ضرورت پیش آجائے تو نرمی اور نزاکت سے بات مت کرو کہ جن کے دل میں شہوت کی بیماری چھپی ہوئی ہے وہ تمہاری طرف مائل ہونے لگے جبکہ مردوں کو یہ حکم دیا کہ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ

اے مردوں کی جماعت! جب تم عورتوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو سوال کا یہ طریقہ تمہارے اور ان کے دلوں کی طہارت کا بہترین ذریعہ ہے ایک دوسرے موقع پر ارشاد خداوندی ہے:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں

Scanned by CamScanner

نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبان پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے انسان کے چہرہ پر خوبصورت سی دو آنکھیں بنائی ہیں جو نفس کی سب سے بڑی چور ہیں دل ودماغ پر تمام خیالات کی جڑ بھی یہی دو آنکھیں ہیں، عشق ومحبت کے تمام عہد و پیمان باندھنے کی ذمہ دار بھی یہی ہے، یہی وجہ ہے کہ فتنہ وفساد کی ابتدا عام طور پر اسی سے ہوتی ہے اس لئے رب ذوالجلال نے نہ صرف عورتوں کو بلکہ مردوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کا حکم دیا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ تشریف لائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو نابینا ہیں یہ نہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا تم دونوں بھی نابینا ہوں؟

مختصر یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے بے پردگی کے فتنے کے تمام راستوں کو واضح کر کے اس کو ناجائز اور حرام قرار دیا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہونگی اور ناز وادا سے ٹھمک ٹھمک کر چلیں گی وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت کی دوری سے محسوس کی جائے گی اس حدیث سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ باریک کپڑا پہننا بھی جس سے بدن کا حصہ نظر آئے فتنہ اور پردہ کے خلاف ہے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں صراحت موجود ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ ایک مرتبہ باریک کپڑا پہنے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آگئیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظریں پھیر لیں اور ارشاد فرمایا کہ اے اسماء جب عورت بالغ ہونے کے قریب پہنچ

Scanned by CamScanner

جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ دیکھنا جائز نہیں سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے۔

الغرض قرآن حکیم اور احادیث شریفہ نے عورتوں کو عریانیت، بے پردگی اور بے حیائی کی تاریکیوں سے نکال کر گھر کی ملکہ قرار دیا انہیں بابرکت ثابت کر کے ان کے وجود کو باعث عزت وحرمت بنایا لیکن اس کے برخلاف آج ترقی یافتہ دور میں مغربی معاشرہ میں عدم توازن کی وجہ سے عریانیت، بے پردگی و بے حیائی کا سیلاب امنڈ آیا ہے عورتوں کی توجہ فیکٹریوں، ملوں، کارخانوں اور سرکاری دفاتر میں نوکری کی طرف ہوتی جارہی ہے نیز مردوں کے ساتھ ہم کلام ہونا ایک شیوہ بن گیا ہے، آج ان کو تھیٹروں میں رقاصہ اور اداکارہ کے طور پر پیش کیا جارہا ہے تاکہ وہ اپنے رقص اور اداکاری کے ذریعہ دیکھنے والوں کو لبھائیں اور جنسی وجذباتی تفریح کا سامان مہیا کریں، مزید یہ کہ آج مغربی معاشرہ میں پردہ کو بہت بڑی ناانصافی اور قید و بند سے تعبیر کر کے اسے وحشت و بربریت بتلا کر مذہب اسلام کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش بھی خوب زور شور سے کی جارہی ہے۔

محترم حضرات! میں اپنی ماں و بہنوں کو صاف طور پر یہ بتانا چاہوں گا کہ اللہ تعالی نے ہماری کامیابی کفار و مشرکین اور یہود و نصاری کی باتوں اور مغرب کی بدتہذیب عورتوں کی نقالی میں نہیں رکھی ہے جہاں ایسی بے پردگی و بے حیائی کی وجہ سے زنا کی اس طرح کثرت ہوگئی ہے کہ کسی کو صحیح النسب کہنا دشوار ہوگیا ہے بلکہ ہماری کامیابی وکامرانی قرآن وسنت کے بتائے ہوئے طریقوں میں ہی ہے۔

ایک وقت وہ تھا کہ ہماری اسلامی ماؤں اور بہنوں کو حجاب و پردہ اتنا پسند تھا کہ سخت سے سخت مصیبت کی گھڑی میں بھی پردہ کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھیں لیکن افسوس کہ آج ہمارے معاشرہ میں پردہ کی کوئی اہمیت وحقیقت باقی نہیں رہی جو یقینا امت مسلمہ کے غیور فرزندوں کے لئے مقام عبرت ہے۔

عورت کیا ہے؟ عورت کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟ اس کے حقوق وفرائض کیا ہیں؟ یہ وہ

Scanned by CamScanner

عقد ہائے لاینحل ہیں جن کی گرہ کشائی میں صدیوں سے دنیا کے جواں فکر دانشور، دیدہ ور مفکرین، بلند پایہ شعراء، اعلیٰ ادباء نیز فلاسفہ اور مذہبی رہنما مصروف ہیں جب ہم دنیا بھر کے سرمایہ ادب پر نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہمیں عورت کے متعلق دو انتہائی موافق اور مخالف نظریات ملتے ہیں۔

پہلے نظریہ کے مطابق عورت اوصاف حمیدہ کا ایک حسین مرقع، فرشتہ صفت، وفا کی دیوی، پیکر عفت، اندھیروں کا اجالا، ایثار کی مورت، عقیدت کا مجموعہ، معصوم دوست، پریشانی زیست کا سکون، خلوص کا مجسمہ اور سراسر چشمہ شفقت ہے، لیکن یہ نظریہ مبنی بر حقیقت نہ ہو کر شاعرانہ خیال آفرینیوں، افراط اور غلو سے پر ہے، اس فکر کے بانی عاشقان لب ورخسار شعراء اور غیر حقیقت پسند ادباء ہیں جو حقیقت سے آنکھیں موند کر تمام تر مذہبی اور تمدنی نیکیاں صرف اور صرف عورت میں ہی مستقر مانتے ہیں۔

دوسرے نظریہ کے مطابق عورت ایک ناپاک وجود سے عبارت ہے دنیا میں تمام تر برائیوں کا سرچشمہ، بدی کا منبع، فتنہ وفساد کا سوتہ، غارت گر ایمان، آراستہ مصیبت اور سبب لعنت یہ ہی عورت ہے، چنانچہ ایک یوروپین مفکر کا قول ہے کہ میں مرد کو اس لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ مرد ہے بلکہ اس لئے پسند کرتا ہوں کہ وہ عورت نہیں ہے مشہور یونانی فلاسفہ سقراط نے کہا تھا کہ سانپ کے ڈسنے کا علاج موجود ہے لیکن عورت کے شر کا کوئی علاج نہیں اس لئے اگر ممکن ہو تو اس مجسمہ شر کو ذلت کے آخری غار میں پھینک دو یونان میں ان افکار کی مقبولیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں عورت کو پیشانی کی ذلت تصور کیا جانے لگا یونانی لوگ عورت کو بھیڑ بکری کی طرح بیچنے اور اسے ذاتی ملکیت کی طرح استعمال کرنے لگیں۔

جرمنی، انگلینڈ اور فرانس جن کی اترن پہننا آج کے مغرب زدہ لوگ سرمایہ افتخار اور باعث وقار سمجھتے ہیں وہاں بھی اسلام کے طلوع سے قبل عورت کو ایک ذلیل مخلوق اور بدی کا منبع سمجھا جاتا تھا، چنانچہ مشہور برطانوی مفکر سرطاس لکھتا ہے کہ میں قسم کھا کر یہ بات کہتا ہوں کہ دس برس میں بھی وہ برائیاں نہیں سوچ سکتے جن کی منصوبہ بندی عورت ایک

لمحہ میں کرسکتی ہے اس کا نتیجہ تھا کہ مغربی لوگ عورت کے ساتھ ہر ممکن سلوک روا رکھتے تھے منڈیوں میں باقاعدہ طور پر صنف نازک کی خرید وفروخت کی جاتی تھی۔

دنیا کی شہرت یافتہ تہذیب چین میں بھی عورت کی حالت دگرگوں تھی وہاں کے علماء کہتے تھے کہ عورت ایک پھل کے مانند ہے جو دیکھنے میں خوش رنگ ہو لیکن ذائقہ میں تلخ، چینی لوگوں میں یہ عام دستور تھا کہ نکاح کے بعد دلہن کا باپ خود اپنی بیٹی کو ایک کوڑا مارتا تھا اور پھر یہ کوڑا اپنے داماد کو دیکر بآواز بلند کہتا تھا کہ آج کے بعد اس سے یہی کام لیتے رہنا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہر عورت کی طرح میری بیٹی بھی پیکر فساد ہے،

اس لئے میں گذارش کرتا ہوں اپنی ماں اور بہنوں سے کہ اپنی پاکیزہ زندگی کو اسلام کے طریقہ پر گزاریں، اب میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شعر:

بے پردہ نظر آئی جو کل چند بیبیاں
اکبرؔ زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا وہ پردہ تمہارا کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اللہ تعالی تمام ماں بہنوں کو پردہ کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

اس دور کا ہر منظر الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

وما علینا إلا البلاغ

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner